Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۷ شوال ۱۴۱۲ھ - ۱۱ شہادت ۱۳۷۱ہش - ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۴

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۔ ۱۰ اپریل ۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ نے آج صبح پونے دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ بھجوائی ہے۔

" کل رات سے دل کی دھڑکن بہت تیز اور بے قاعدہ ہوگئی تھی جس کی وجہ سے دل کی کارکردگی شدید طور پر متاثر ہوئی لیکن ۲۴ گھنٹے کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دھڑکن کسی حد تک قابو میں آچکی ہے گو کہ بے قاعدگی تاحال موجود ہے ۔ گردوں کے عمل میں بھی کمزوری آگئی ہے ۔ حالت تاحال تشویشناک ہے ۔ احباب شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دُعا کریں ۔

واقفین نو کی تربیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کی تربیت کے بارہ میں والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

" ہر واقفِ زندگی بچہ جو وقفِ نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے ۔ جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں کی باہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا ۔ ... اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا ۔ اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے "

درخواست دُعا

○ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت ہے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں ۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جملہ افراد نے یہ خبر انتہائی کرب اور دُکھ بھرے دل کے ساتھ سُنی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترمہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ ۲ اور ۳ ۔ اپریل کی درمیانی شب بارہ بجنے کے چند منٹ بعد جمعہ کے روز ۵۶ سال کی عمر میں لندن کے ہسپتال میں مولائے حقیقی سے جاملیں ۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئیں ۔ آپ مکرم و محترم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیٹی اور اس لحاظ سے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو) کی پڑپوتی تھیں ۔ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمد صاحب کی بیٹی تھیں ۔ دسمبر ۱۹۵۷ء میں آپ کی شادی سیدنا حضرت فضل عمر کے صاحبزادے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ہوئی جن کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۲ء میں منصب امامت پر متمکن فرمایا ۔ اس طرح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ۳۵ سال کا عرصہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زوجیت اور رفاقت میں گزارا ۔ زندگی کے آخری دس سال امام جماعت کی اہلیہ کے طور پر آپ نے جس طرح والہانہ خدمت میں دن رات بسر کئے وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے ۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قدم بقدم خدمتِ سلسلہ میں بھرپور حصہ لیا اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے طبقہ نسواں سے مشفقانہ رابطہ اور تربیت کا فریضہ جس محبت اور لگن سے ادا فرمایا وہ آپ کی محبت بھری یاد کو ہمیشہ زندہ رکھنے کا ذریعہ رہے گا ۔ آپ کا وصال ایک عظیم جماعتی صدمہ ہے جس کی وجہ سے جماعت کا ایک ایک فرد مغموم اور محزون ہے لیکن ہم سب خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں ۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی جملہ خدماتِ دینیہ کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کی بہترین جزا عطا فرمائے ، ان کو جنت میں مقامِ خاص عطا کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقاماتِ قرب سے نوازے ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

اس جانکاہ صدمہ کے موقعہ پر ہم اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صمیمِ قلب سے اُٹھنے والے جذباتِ تعزیت پیش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کے ساتھ ہو اور اس مشکل مرحلہ پر معین و مددگار ہو اور اپنے خاص کرم سے حضور انور کے رنجور دل کو تسکین اور صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ ہم سب حضور انور کی چاروں بیٹیوں ، دونوں دامادوں ، حضرت بیگم صاحبہ کی

باقی صـ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۱۱۔ اپریل ۱۹۹۲ء

کارگر نسخہ

کہتے ہیں کہ چین نے آزاد ہوتے ہی سب سے پہلے یہ کام کیا۔ صحت کے سلسلہ میں۔ کہ سارے ملک میں سے ہر قسم کے نسخہ جسے عام طور پر ٹوٹکہ کہا جاتا ہے اکٹھے کئے تاکہ یہ معلوم ہو کہ ان میں کون کون سے نسخے اکثر کامیاب ہوتے ہیں اور انسانوں کی جسمانی صحت میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کارگر نسخے۔ چاہے ان کا کوئی ہی نام رکھ لیں۔ اکٹھے کئے جائیں۔ اور اس طرح چین کو ملکی طب کی تشکیل میں بہت آسانی رہے۔ یہ نسخے ہوتے بھی سستے ہیں اور ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں سینکڑوں سال سے استعمال کیا جا رہا ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کارگر نسخہ ہی تلاش کرتا ہے۔ کوئی بات ہو۔ کوئی کام ہو اس کا کارگر نسخہ ہاتھ آنا چاہیئے۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ جسے کارگر نسخہ مل جائے اس کا کام بن جاتا ہے۔ اسے کامیابی نصیب ہو جاتی ہے۔ نئی سے نئی بات بھی سامنے آتی رہتی ہے لیکن پرانی باتیں بھی تجربہ کی بناء پر مفید ہی سمجھی جاتی ہیں اور ان کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

ایک کارگر نسخہ جسے زندگی کے ہر شعبہ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور جو زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی کا ضامن ہے اس کا نام ہے "دعا"۔ دعا ایک ایسا نسخہ ہے جس کے ایک سرے پر انسان ہے اور دوسرے سرے پر خدا کی قادر و توانا ذات۔ انسان دعا کرتا ہے۔ اور اسے قبولیت کا شرف خدا کی ذات عطا کرتی ہے۔ کوئی بات ہو۔ کوئی کام ہو۔ زندگی کا کوئی شعبہ ہو صرف اور صرف کارگر نسخہ۔ یا یوں کہیئے کہ سب سے زیادہ کارگر نسخہ۔ دُعا ہے۔ اگرچہ اس نسخہ کے ساتھ اور نسخے بھی ملانا پڑتے ہیں لیکن دوسرے ملائے جانے والے نسخوں کی کامیابی کا انحصار بھی دعا ہی کے نسخہ پر ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ ایسا نسخہ نہیں جو نیا ہو اور انوکھا ہو اور پتہ نہیں کہ اس کے کیا نتائج مترتب ہونگے بلکہ ایسا نسخہ ہے جو ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہُوا ہمیشہ کارگر ثابت ہُوا۔"

دعا سب سے زیادہ کارگر نسخہ ہے اور ہے بھی ہر ضرورت میں کام آنے والا۔

ہم دُعا کے لئے اٹھائیں ہاتھ
اور کہیں اپنے دل کی ہر اک بات
وہ کہ قادر بھی ہے توانا بھی
اُس کو ممکن ہیں سارے امکانات

ابوالاقبال

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دِن
ہر کوئی مجبُور ہے حُکمِ خُدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اَے بَشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و اَلم فِکر و بَلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایُوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے

حاجتیں پُوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سَر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بَدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھُوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھّر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(دُرِّثمین)

بقیہ: صدا سے آگے

دونوں بہنوں اور دونوں بھائیوں، حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ، حضرت سیّدہ اُمِّ امۃ المتین صاحبہ۔ حضور انور کی تینوں ہمشیرگان نیز خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جملہ افراد سے بھی دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے سب کیلئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلِ خاص سے صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

اس عظیم جماعتی صدمہ کے موقع پر ہم اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت کے سب افراد سے بھی اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ یہ غم ہم سب کا مشترک غم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

(ممبران جماعت ہائے احمدیہ۔ برطانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ۲۷۔ دسمبر ۱۹۲۵ء کو دیگر امور کے علاوہ فرمایا
(ادارہ)

میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے سارے کے سارے ایسے ہیں جنہیں اس بات کا احساس نہیں کہ وہ کس مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں اور اس کے لئے کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے مخلص بھی ہیں۔ ایک دوست جن کی تنخواہ ۶۰ روپے ماہوار ہے انہوں نے اپنی آمدنی کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ یعنی بیس روپے ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ جب چندہ خاص کی تحریک ہوئی تو اس میں انہوں نے تین ماہ کی تنخواہ دے دی اور اس طرح وہ مقروض ہو گئے۔ اس پر انہوں نے خط لکھا کہ کیا میں قرضہ ادا ہونے تک ۱/۱۰ حصہ آمد کا چندہ میں دے سکتا ہوں۔ مگر اس سے ۵-۶ دن بعد ان کا خط آ گیا کہ مجھے پہلا خط لکھنے پر بہت افسوس ہوا۔ میں اپنی آمد کا ۱/۳ حصہ ہی چندہ میں دیا کروں گا۔ تو ایک حصہ جماعت کا ایسے مخلصین کا بھی ہے اور یہ بڑا حصہ ہے مگر میں باقیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسے ہی بنیں۔ اور ہماری تو یہ حالت ہونی چاہیئے کہ ایک قطرہ بھی ہمارے اپنے لئے نہ ہو بلکہ ہمارے لئے وہی رہنا چاہیئے جو ہمارا نہیں رہا۔ یعنی جان بچانے، ستر ڈھانکنے کے لئے جو خرچ ہو وہ کیا جائے، باقی سب کچھ خدا کے لئے سمجھا جائے۔ دیکھیں آپ لوگ جماعت میں داخل ہو کر جو وعدہ کرتے ہیں وہ کتنا بڑا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری جان، ہمارا مال، ہماری عزت، ہماری آبرو، ہمارا آرام، ہماری آسائش، ہماری دولت، ہماری جائیداد غرض کہ ہمارا سب کچھ خدا کا ہو گیا۔ یہ بیعت کے معنے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ خدا ہی کا ہے۔ مثلاً سو روپیہ تنخواہ ہے تو اس کی نہیں بلکہ خدا کے لئے ہو گئی۔ پھر جو کچھ میں جان بھی شامل ہے۔ یہ بھی اس کی نہیں۔ پھر جو کچھ میں بیوی بچے ہیں یہ بھی اس کے نہیں۔ کوئی عزت اور عہدہ ہے یہ بھی اس کا نہیں۔ یہ اقرار کرنے کے بعد اگر کوئی شخص چندہ خاص کے وقت کہے۔ کہ یہ بہت بڑا بوجھ ہے تو وہ بتائے بیعت کرتے وقت اس نے جو اقرار کیا تھا اس کا کیا مطلب تھا۔ یا تو یہ مانو کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ بیعت کرنے یعنی اپنا سب کچھ بیچ دینے سے مراد سارا جسم مراد نہ تھا۔ بلکہ ایک ٹانگ یا ایک ہاتھ مراد تھا۔ یا اس سے مراد سارا مال نہ تھا بلکہ اتنا اتنا مال تھا تو اس کی رعایت رکھ لی جائے۔ لیکن اگر یہ اقرار تھا کہ میں اپنا سارا مال، جان، بیوی، بچے، عہدے سب تجھے دیتا ہوں تو پھر وہ کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ بوجھ پڑ گیا۔ بوجھ کے معنے تو یہ ہیں کہ گویا جس قدر دینے کا میں نے اقرار کیا تھا اس سے زیادہ دینا پڑ گیا۔ یا جس چیز کے دینے کا وعدہ کیا تھا اس کے علاوہ اور بھی دینی پڑی۔ حالانکہ اس کا اقرار یہ ہے کہ اس نے اپنا سب کچھ دے دیا۔ ایسی حالت میں وہ بوجھ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دوست بیعت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور (دین حق) کے لئے جو کچھ خرچ کرنا پڑے گا کریں گے۔ اور جب تک خرچ کرنا پڑے گا کریں گے۔ کیونکہ جب تک اس بات میں خوشی محسوس نہ ہو کہ (دین حق) کے لئے سب کچھ قربان کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

موجودہ مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے فی الحال یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ آمد کے بجٹ سے چالیس ہزار خرچ زیادہ ہے اس لئے چندہ خاص مستقل طور پر اس وقت تک مقرر کر دیا جائے جب تک یہ خرچ معمولی آمد سے پورا نہ ہو جائے۔ یعنی ہماری جماعت کے لوگ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۴۰ فیصدی ہر سال عام چندہ کے علاوہ ادا کرتے رہیں۔ میں اس سے نہیں ڈرتا کہ کچھ لوگ کمزور ہوں گے۔ جو اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ ایسے کمزور دوسروں کے لئے طاقت کا باعث نہیں ہوا کرتے بلکہ کمزور کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ وہ ترقی کرنے والوں کے راستہ میں پتھر ہوتے ہیں۔ ان کا ہٹ جانا ہی مفید ہوتا ہے۔ پس اگر اس وجہ سے کچھ لوگ پیچھے ہٹیں گے تو ہٹ جائیں۔ ان سے ہمیں کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہماری کمر ان کے بوجھ سے ہلکی ہو جائے گی۔

پس اس وقت تک کہ معمولی آمد ہمارے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو جائے سالانہ ایک ماہ کی آمد کا ۴۰ فیصدی چندہ خاص میں دینا ہوگا۔ آپ لوگ یہ مت خیال کریں کہ یہ کام کس طرح چلے گا۔ میں اس وقت ان کو مخاطب نہیں کرتا جو قوی ہیں بلکہ ان کو مخاطب کرتا ہوں جو کمزور ہیں اور جو ہمارے لئے بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ میں نے یہ جگہ اس وقت دیکھی تھی جب یہ ویران پڑی تھی۔ اور وہ وقت بھی دیکھا ہے جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیر کے لئے نکلتے تو ایک آدھ آدمی آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور وہ بھی آپ کا ملازم۔ مگر آج خود حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بلکہ آپ کے غلام کی یہ حالت ہے کہ ہجوم میں سے چور کی طرح بھاگ کر نکلتا ہے تاکہ ہجوم میں گھر نہ جائے۔ پس وہ خدا جو ایک سے بڑھا کر اتنے آدمی کر سکتا ہے اور جو لاکھوں روپیہ چندہ بھیج سکتا ہے۔ وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو بڑھائے گا۔ اس وجہ سے میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یہ سلسلہ ترقی نہیں کرے گا۔ اور دنیا کی کوئی روک اس کے رستہ میں حائل ہو جائے گی۔

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ۲۔ اپریل ۱۹۵۰ء کو فرمایا:۔

جیسا کہ میں شروع میں بتا چکا ہوں۔ انسانی زندگی کی سب دلچسپیاں ایک غیر متناہی تغیر سے وابستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرتے ہوئے غیر متناہی تغیر کے سامان بھی اس کے ساتھ ہی پیدا کر دئے ہیں۔ لیکن جب تغیر صحیح اصول پر ہو۔ تو وہ تغیر ترقی کا موجب ہوتا ہے اور جب غلط اصول پر ہو تو تنزل کا موجب ہوتا ہے لیکن سکون اپنی ذات میں ہمیشہ ہی تنزل کے سامان مخفی رکھتا ہے جو قوم ساکن ہو جاتی ہے وہ ہمیشہ نیچے ہی گرتی چلی جاتی ہے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانے میں سکون موت کا نام ہے جو کھڑا ہوگا وہ مر جائے گا۔ یا پیچھے کی طرف دھکیلا جائے گا۔ جو دوسرا نام موت ہی کا ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں اب شائد ان کے لئے آرام کا وقت آگیا ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آگیا ہے جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں دین حق کے اصول کے لحاظ سے ہر وقت انسان کے لئے آگے قدم بڑھانا ضروری ہے اور اس کی ترقی اس بات کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ صرف قدم ہی آگے نہ بڑھائے بلکہ اس جہت میں بڑھائے جس جہت کی طرف خدا تعالیٰ کی صفات اشارہ کر رہی ہوں اور اس کا طریق یہ ہے کہ وہ جو کام کریں۔ دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر کریں۔ میں خصوصاً ان طلباء کو جنہوں نے یونیورسٹی کی تعلیم ختم کی ہے اور ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جب انہوں نے تعلیم شروع کی تھی تو انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بڑے کام کے لئے استخارہ مقرر فرمایا ہے اور شائد اپنے لئے مضامین کا انتخاب کرتے وقت انہوں نے دعاؤں میں کوتاہی کی ہوگی۔ لیکن اب جبکہ ان کی پہلی منزل ختم ہو گئی ہے اور دوسری منزل شروع ہونے والی ہے جو شائد بہت سی منزلوں کا پیش خیمہ ہوگی۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ دین حق کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اپنے لئے راہ عمل تجویز کریں۔

شائد بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ یونیورسٹی کی ڈگری لینے والوں اور کالج کے طلباء کو مخاطب کرتے وقت یہ کیا راگ چھیڑ دیا ہے۔ تو میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ پاکستان کا مطالبہ ہی اس دعوے پر مبنی تھا اور اس حقیقت کو (۔) ہم سیاسی وجوہ کی بناء پر ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دین حق نام ہے خدا تعالیٰ اس کی قدرتوں اور اس کے نبیوں پر ایمان لانے کا اگر ہم اپنے دعوؤں کی بنیاد دین حق پر رکھتے ہیں تو ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی زندہ قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اگر ہم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تو ہم درحقیقت ایک مردہ خدا کا مجسمہ پوجتے ہیں اور بت پرستوں سے زیادہ ہماری حیثیت نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ مردہ خدا ایک مردہ گھوڑے کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ کیونکہ مردہ گھوڑے کا چمڑہ اور اس کی ہڈیاں تو کام آ سکتی ہیں لیکن مردہ خدا کی کوئی چیز بھی کسی کام میں نہیں آ سکتی۔ اگر ہم خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں ایک زندہ خدا پر یقین رکھنا ہوگا۔ اور اگر ہم ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ اس دنیا کے روزمرہ کاموں میں دخل رکھتا ہے اور ہماری ترقی کے ساتھ اس کی قدرتوں اور اس کے فضلوں کا بھی تعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ہم یہ یقین رکھیں گے تو پھر ہمیں اپنی کوششوں کے ساتھ اس سے استخارہ کرنے کی بھی

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری وفات پاگئے

عاجزہ ناصرہ ندیم (لندن) محترم بھائی جان محمد اکرم خان غوری صاحب جو کہ لندن میں مقیم تھے غالباً آپ بھی انہیں ضرور جانتے ہوں گے کے حالات زندگی بغرض اشاعت آپ کی خدمت میں عرض کرنے حاضر ہوئی ہے ۔ عاجزہ فروری میں کراچی آگئی تھی اور خیال تھا کہ ربوہ حاضر ہو کر پیش کر دونگی ۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا کیونکہ عاجزہ کو ماڈل کالونی کراچی کی لجنہ کے حلقہ میں ماہ رمضان میں درس دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپکی خدمت میں بھی بوجہ مصروفیت تحریر نہ کر سکی ۔ اس عرصہ میں معلوم نہیں کہ لندن سے کسی نے ان کے حالات لکھے ہوں ۔ بہر حال ان کی بیوہ محترمہ ہمشیرہ رضیہ غوری صاحبہ کی فرمائش اور خواہش ہے کہ ان کے حالات اپنے اخبار میں شائع کروادیں ۔ امید ہے از راہ شفقت آپ ان کی اس خواہش کو پورا فرمادیں گے نیز ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ ان کی وہاں نماز جنازہ بھی پڑھا دی جائے ۔ معلوم نہیں ان کے کسی عزیز نے لکھا ہو نماز جنازہ کے لئے ۔

بھائی جان محترم غوری صاحب کے حالات زندگی

محترم بھائی جان محمد اکرم خان غوری صاحب سرگودھا میں امیر اور معزز گھرانے میں پیدا ہوئے اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے کیا اور بعد میں افریقہ چلے گئے ۔ وہاں محکمہ تعلیم میں نیروبی ملازمت کی جہاں حضرت محمود اللہ شاہ صاحب بھی ٹیچر تھے ۔ ان کے اعلیٰ اور نیک نمونہ نے غوری صاحب کے دل پر اثر کیا ۔ غوری صاحب بتایا کرتے تھے کہ سکول میں جب تھوڑی چھٹی ہوتی تو سب دیگر ٹیچر سگریٹ وغیرہ پینے لگ جاتے مگر محترم شاہ صاحب ایک طرف جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگ جاتے اس بات کا میرے دل پر بہت ہی اثر ہوا ۔ اور میں نے اُن کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ۔ میری تبدیلی نکورو ہوگئی مگر شاہ صاحب کی محبت مجھے ہر ہفتہ اتوار نیروبی کھینچ لاتی تھی ۔ پچھلی رات نیروبی پہنچ کر حضرت شاہ صاحب کو نماز تہجد میں مصروف پاتا ۔ فجر کی نماز ان کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ۔ اس طرح مجھے اس عرصہ میں احمدیت سے لگاؤ اور لو ہوگئی ۔

اسی سلسلہ میں غوری صاحب نے بتایا کہ ایک دن میں قرآن مجید سے احمدیت کی صداقت کے متعلق فال نکال رہا تھا کہ میرے ایک احمدی دوست نے جو اس وقت میرے ہاں تھے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ اگر معلوم کرنا ہے تو ان کی کتابیں پڑھو ۔ میں نے کہا آپ نے سولہ آنے سچ کہا ہے اور میں نے اس کے بعد قادیان سے احمدیت کے متعلق بہت سی کتابیں منگوائیں ۔

اس کے بعد ایک احمدی گھرانے میں ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب کی صاحبزادی سعیدہ سے شادی ہو گئی ۔ محترم شاہ صاحب کے ساتھ ایکدفعہ بمعہ اہل وعیال قادیان جانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جہاں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے ہاں ٹھہرے اور حضرت فضل عمر (اللہ ان سے راضی ہو) بھی بہت خوش ہوئے (یعنی غوری صاحب سے) غوری صاحب کو حضرت فضل عمر سے عشق کی حد تک پیار و محبت اور عقیدت تھی ۔ امامت سے خلوص اور محبت بھی بے حد تھی ۔ بہت مخلص احمدی تھے اور مرتے دم تک اپنے عہد پر قائم رہے اور خوب نبھایا ۔

ایسٹ افریقہ میں محکمہ تعلیم کی ملازمت سے فراغت کے بعد سرکاری ٹھیکے لینے کا کام شروع کیا ۔ ہسپتال اور سٹیشن وغیرہ بنواتے تھے ۔ جب ٹھیکے لیتے تھے تو نفع کا ایک حصہ جماعت کے لئے وقف کر دیتے تھے اپنے خرچ سے کسوموں میں بیت الحمد بھی بنوائی تھی ۔ ایسٹ افریقہ کے بعد کچھ عرصہ سنٹرل افریقہ میں گذارا ۔ اس کے بعد پاکستان (ربوہ) میں اپنی بیٹی عزیزہ صالحہ کی پڑھائی کے لئے سکونت اختیار کی ۔ اور دارالصدر شمالی میں اپنی کوٹھی بنوائی ۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور خدمت انگلش بھی پڑھاتے رہے ۔ چھ سال وہاں قیام کے بعد انگلینڈ آگئے ۔ ہر امام جماعت کے ساتھ عشق و محبت میں بڑھتے رہے بلکہ حضرت امام جماعت الثالث جب لندن تشریف لائے تو ان کی خدمت میں زندگی وقف کر دی ۔ اس کے بعد چند سال سپین میں وقف کے تحت خدمت کرتے رہے اور اس کے بعد لندن آگئے اور کئی سال اسلام آباد (لندن) میں خدمت کی ۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا ۔ پہلی بیوی کی وفات کے چار سال بعد میرے میاں محترم محمد یامین ندیم صاحب کی ہمشیرہ محترمہ رضیہ سے ان کی شادی ہوگئی تھی ۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق کی حد تک محبت تھی ۔ اپنے گھر میں کتب حضرت اقدس کا انگلش ترجمہ کرتے جب کبھی بھی ان کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا ۔ انہیں ترجمہ کرنے میں ہی مصروف پایا ۔ میز کے دونوں طرف کتابوں کا ڈھیر ڈکشنریاں ۔ ٹائپ رائٹر اور کاغذات وغیرہ ۔ غرضیکہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا اور یہی خدمت کرتے کرتے اچانک بیماری کا شدید حملہ ہوگیا ۔ جس کا دماغ آنکھوں زبان اور جسم پر اثر پڑا ۔ اُن دنوں حضور ایدہ اللہ قادیان تھے لیکن اس نیک انسان کو اُن کا ہی انتظار تھا ۔ جب آمد کا بتایا گیا تو خوش ہوئے ۔ حضور حضور کے الفاظ زبان سے ادا کئے ۔ اسی طرح جمعہ پڑھانے کا ذکر کیا گیا تو جمعہ جمعہ کہا ان کے بھائی ناظم خان غوری پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے ۔ لیکن جمعہ کے بعد حالت خراب ہوگئی ۔ بخار بھی ہو گیا ۔ آخر سکون و آرام سے ۲۱ جنوری ۹۲ء شام کے آٹھ بجے اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر یہ نیک روح اللہ تعالیٰ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئی ۔

باقی ص ۷ پر

تعارف

کتاب ...... مسئلہ تقدیر

مصنف ...... پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم ۔ اے

اگرچہ تقدیر کا مسئلہ بڑا گھمبیر ہے اور ہر شخص سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے اتنے ہی زیادہ پہلو ہیں جتنے انسانی زندگی کے ہو سکتے ہیں لیکن مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے نے صرف بتیس صفحات میں اس کی وضاحت کرنے کی کوشش فرمائی ہے ۔ پیش لفظ مکرم ناظر صاحب اشاعت سید عبدالحیٔ صاحب کا لکھا ہوا ہے ۔ جس میں آپ کہتے ہیں ۔

" مسئلہ تقدیر ایمانیات میں شامل ہے ۔ لیکن اس کی حقیقت پورے طور پر وہی جان سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی جملہ صفات اور ان کے حقائق کا علم عطا کیا ہو .... تاریخ شاہد ہے کہ اس مسئلہ کے بیان میں ہمیشہ افراط اور تفریط سے کام لیا گیا ہے ۔ ایک زمانہ میں جب مسئلہ جبر و قدر کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تو علمائے وقت نے مناظرانہ وطیرہ اختیار کرتے ہوئے صرف اپنے مؤقف کی تائیدیں دلائل دئے اور دوسرے کے مؤقف کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے بارے میں شبہات پیدا کئے ۔ جس کے نتیجہ میں یہ مسئلہ الجھ کر رہ گیا اور اس کی غلط تشریحات میں قوموں کے عملی رویوں پر گہرے اثرات پڑے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان نہ تو مکمل طور پر مختار ہے اور نہ مکمل طور پر مجبور ۔

" استاذی المحترم جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے چونکہ وسیع مطالعہ رکھتے ہیں اور آپ کی ساری عمر تدریس اور تعلیم دینے میں گذری ہے اس لئے آپ کو مشکل مسائل آسان رنگ میں پیش کرنے کا طریقہ خوب آتا ہے ۔ چنانچہ زیر نظر کتاب میں موصوف نے مسئلہ تقدیر کو بھی عام فہم بنا دیا ہے ۔ امید ہے کہ نوجوان نسل اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائے گی "

مکرم پروفیسر صاحب نے اس مسئلے کو جس طرح آسان بنا دیا ہے اس کا بیان تو یہاں ممکن نہیں لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ حرف آخر کے طور پر آپ نے لکھا ہے :

" خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہونے والے فیصلہ کو کہتے ہیں جو تمام حالات و موجبات حاضرہ کا مجموعی نتیجہ ہوتا ہے ۔ جو عقل عام قوانین قدرت کے تحت صادر ہوتے ہیں وہ تقدیر عام طبعی بھی کہلا سکتے ہیں اور جو فیصلے عام طبعی قوانین میں کوئی استثناء پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص ارادہ اور مشیت سے صادر ہوں انہیں ہم تقدیر خاص طبعی کے نام سے بھی پکار سکتے ہیں اس کے بعد اسی قسم کی دو اور تقدیریں خدا تعالیٰ کے شرعی احکام و قوانین کے تحت جاری ہو کر تقدیر عام شرعی اور تقدیر خاص شرعی کہلا سکتی ہیں ۔ بیان مذکورہ بالا میں یہ بھی ظاہر کیا جا چکا ہے کہ جس طرح بعض موجبات کے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم اپنے فیصلوں کو خواہ ہم ان کا اعلان بھی کر چکے ہوں ۔ بدل سکتے ہیں اور بدلتے رہتے ہیں ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایسا کرتا ہے اور اس کی ایک تقدیر دوسری تقدیر کو بدل دیتی ہے "

اب ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو حاصل کر کے مطالعہ کریں اور اس گھمبیر مسئلے کو آسانی کے ساتھ حل کر دینے کی وجہ سے مکرم پروفیسر صاحب موصوف کو داد دیں ۔ (ن ۔ س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

بی سی سی آئی

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ حبیب بنک نے بی۔ سی۔ سی۔ آئی کی پاکستان کی تینوں برانچیں لے لی ہیں۔ اور اب ان برانچوں میں حبیب بنک کی زیر نگرانی باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے۔ حبیب بنک ہی وہ بنک ہے۔ جہاں آج سے چالیس سال قبل حسن عابدی صاحب نے اپنا بنکنگ کیریر شروع کیا تھا۔ ان کی عمر اب ۶۷ سال ہے اور حبیب بنک کے ان برانچوں کو لے لینے کے بعد وہ عمل جو انتہائی تشویشناک تھا ختم ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ بی سی سی آئی کے کھاتہ داروں کی تعداد ساڑھے بارہ لاکھ تھی اور اس بنک کے کارکنوں کی تعداد چودہ ہزار تھی۔ جن میں ۷۰ فیصد پاکستانی تھے۔

مسٹر عابدی نے بی سی سی آئی لندن اور لکسمبرگ میں ۱۹۷۲ء میں اس وقت شروع کیا تھا جب انہوں نے پاکستان کو اس لئے چھوڑا کہ یہاں بنک اور انشورنس کمپنیاں قومیائے گئے تھے۔ آپ نے یہ بنک اسلئے جاری کیا تھا کہ تیسری دنیا کے مختلف ملکوں کے لئے کام کر سکے۔ آغاز میں اس کا سرمایہ چالیس لاکھ ڈالر تھا جسمیں سے پچیس لاکھ ڈالر بنک آف امریکہ سے لیا گیا تھا۔ مسٹر حسن عابدی نے بی سی سی آئی کو ایک اتنا بڑا بنک بنا دیا تھا کہ یہ دنیا کے سب سے بڑے بنکوں میں ساتویں نمبر پر آتا تھا۔ اور اسکے پاس جو وسائل تھے ان کی قیمت بائیس ارب ڈالر تھی اور ۷۰ ملکوں میں اسکی چارسو برانچیں قائم تھیں۔ اس بنک کا اتنا وسیع کاروبار ہو جانا مسٹر عابدی کے لئے نہائت قابل فخر تھا۔ اور اسی طرح ان کے ساتھیوں کے لئے بھی۔ اس بنک کے لئے پاکستان کی اقتصادی ترقی کو پہنچنے کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ جب بنک آف انگلینڈ نے ۵ جولائی ۱۹۹۱ء کو بی سی سی آئی کو بند کر دیا اور اسکے تمام اثاثے منجمد کر دئیے تو اس کے بے شمار پاکستانی خاندانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سے لوگوں کی روزگار جاتی رہی۔ اور بہت سے لوگوں کی جمع شدہ پونجی خطرے میں پڑ گئی۔ بی سی سی آئی پاکستان کی برآمدی تجارت میں کام آتا تھا اور باہر سے جو رقوم پاکستانی بھیجتے تھے اور اسی طرح سے بیرونی ممالک کی سرمایہ کاری اسکے علاوہ ساری دنیا میں پاکستانیوں کے لئے ملازمت کے مواقع پیدا ہو گئے تھے۔ بنک کے ذریعے بہت سے ایسے کام کئے جاتے تھے جنہیں انسانی معاشرے کی بہبود کہا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بنک کے ذریعے بہت سے ایسے کام کئے جاتے تھے جن سے نہ صرف پاکستانیوں کو بلکہ دیگر ممالک کے باشندوں کو بھی فائدہ پہنچتا تھا۔ جب بنک آف انگلینڈ نے بی سی سی آئی کے خلاف ایکشن لی۔ تو پچاس ہزار کھاتہ داروں کے لئے یہ بدقسمتی کا شگون ثابت ہوا یہ زیادہ تر پاکستانی لوگ تھے جو برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جہاں تک بی سی سی آئی برطانیہ کی بیلنس شیٹ کا تعلق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس ۱۸،۴ ارب ڈالر کے اثاثے تھے۔ بی سی سی آئی کے وہ کھاتہ دار جو برطانیہ میں رہائش پذیر تھے ان میں سے ہر ایک کو ۱۵ ہزار پونڈ فی کس رقم نکالنے کی اجازت دی گئی۔ پاکستانی بی سی سی آئی پاکستان میں سب سے بڑا غیر ملکی بنک تھا۔ پاکستان میں اس وقت بائیس غیر ملکی بنک کام کر رہے ہیں۔ اسکی تینوں برانچوں میں جو کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں تھیں ۱۷ ہزار کھاتے دار تھے۔ جنہوں نے ۱۰،۶۳۵۸ ارب روپے اسمیں جمع کروائے ہوئے تھے۔ اس ساری رقم کا ۷۵ فیصد بیرونی ممالک کی کرنسی میں تھا۔ بی سی سی آئی پاکستان کے پاس گورنمنٹ سیکورٹی کے ذریعے ۹ ارب روپیہ سیکورٹی ریزرو میں تھا۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے بنک آف انگلینڈ کا دباؤ برداشت کرنے سے انکار کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ وہ پاکستان میں بی سی سی آئی کو بند نہیں کرینگے۔ اور نہ ہی اُس کے اثاثے منجمد کریں گے۔ پاکستان میں تحقیقات سے پتہ چلا کہ بی سی سی آئی کی کارکردگی میں کوئی غیر قانونی باتیں نہیں ہوئیں۔

مشرق وسطی۔ قیام امن

امریکہ کے سیکریٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے کہا ہے کہ قیام امن کے واسطے اگلا اجلاس اپریل کے آخری دنوں میں واشنگٹن میں ہونا چاہیئے۔ بیکر نے اسرائیل اردن، شام، لبنان اور فلسطینی نمائندوں کو یہ پیغام بھیج دیا ہے۔ اپریل کی ۲۷ تاریخ گفت و شنید کے آغاز کے لئے دی گئی ہے یہ گفت و شنید جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں۔ واشنگٹن اور ماسکو نے گذشتہ سال اکتوبر میں میڈرڈ میں شروع کی تھی۔ اس کے بعد تین اجلاس واشنگٹن میں ہوئے۔ آخری اجلاس چار مارچ کو ختم ہوا تھا۔ ان تمام اجلاسوں کے نتیجہ میں کہا جا سکتا ہے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔

اسرائیل اس بات کا مطالبہ کر رہا ہے کہ آئندہ اجلاس مشرق وسطی کے قریب ہونا چاہیئے اور ایسی تاریخوں میں جن میں مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے تہوار قریب قریب نہ ہوں۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں اسرائیل میں جون کے مہینے میں انتخابات ہونے والے ہیں اور اسی طرح امریکہ بھی انتخابی مہم میں زیادہ سے زیادہ مصروف ہوتا جا رہا ہے۔

تین معاملات جو خاص طور پر زیر بحث آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ فلسطینیوں کے لئے محدود طور پر سلف رول دیا جانا چاہیئے یعنی ان علاقوں میں جو اس وقت مقبوضہ عرب علاقے کہلاتے ہیں۔ اسرائیل کا عربوں کے ساتھ ملکی حدود کے متعلق جھگڑا اور عربوں کا اسرائیل کو تسلیم کرنا۔ یہ تین معاملات زیادہ تر زیر بحث آتے ہیں۔ اور فلسطینی یہ تقاضا کرتے ہیں کہ گفت و شنید کو آگے بڑھنے کے لئے بستیوں کا بسانا ختم کیا جانا لازمی ہے۔

گورنر پنجاب کا پیغام

پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے عوام الناس کو تلقین کی ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالیں کہ وہ مقاصد حاصل کئے جا سکیں جن کے لئے پاکستان وجود میں لایا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ حکومت قوانین بنا سکتی ہے۔ اور ادارے قائم کر سکتی ہے لیکن جب تک لوگ اپنی زندگیوں کو بدل کر اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اپنی اخلاقی اقدار کو بلند نہ کر لیں اس وقت تک وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کے حصول کے لئے پاکستان قائم کیا گیا تھا۔

یہ بات آپ نے پاکستان ڈے کے موقعہ پر کہی۔ آپ نے مزید کہا کہ آج سے ۵۲ سال قبل اس تاریخی شہر لاہور میں برصغیر کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے لئے ایک الگ گھر بنائیں گے۔ یعنی پاکستان۔ اور یہ علاقہ ان کی آزادی کا حامل ہوگا۔ قائداعظم کے تصور میں پاکستان کی یہی تصویر تھی دراصل یہ ایک بہتر مستقبل کے لئے جدوجہد کا فیصلہ تھا۔ اس بات کا فیصلہ تھا کہ ہم اپنے بچوں کو بہتر مستقبل دیں گے اور ایسا کرنے کے لئے اپنے واسطے ایک بہتر سوسائٹی کا قیام کریں گے۔ جس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر رکھی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ آج کا دن وہ دن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں قیام پاکستان کی توفیق دی۔ آج کے دن ہم اپنی جدوجہد کو ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے کس طرح آزادی حاصل کی تھی۔ آپ نے کہا کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارا منتہائے نظر ایک ایسی سوسائٹی تھا۔ جو اسلام کی بنیادوں پر قائم ہوگی اور سب کے لئے امن کا باعث ہے۔ آپ نے اپنے پیغام میں اس بات کی تلقین کی کہ ہمیں اپنے آپ کو اپنے ہدف حاصل کرنے کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔

گیس کا حادثہ اور بھارت

ہندوستان میں ۱۹۸۳ء میں جو گیس کا حادثہ ہوا تھا اسکی ذمہ دار کمپنی "یونین کاربائیڈ کارپوریشن" کے ایک ایگزیکٹو افسر کو بلا کر اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کیلئے ہندوستان کو امریکہ سے باقاعدہ درخواست کرنی پڑے گی۔ اور اس بات کا انتظار کہ امریکہ کس حد تک اس درخواست کی پذیرائی کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی سرکاری افسر یعنی مجسٹریٹ وغیرہ جن کا اس بات سے تعلق ہے ان کا خیال ہے کہ اس ایگزیکٹو آفیسر کو نہ ہی بلایا جائے تو بہتر ہے تاکہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات جو آہستہ آہستہ بہتر ہو رہے ہیں پھر خراب نہ ہو جائیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ درخواست دینا تو ہندوستان کی سرکار کا حق ہے لیکن ضروری تو نہیں کہ امریکی حکومت اسے منظور کر لے اور اس ایگزیکٹو افسر کو ہندوستان کے حوالے کر دے۔ یہ بھی تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ جس افسر کو بلانے کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے وہ تو اس وقت موجود نہیں تھا۔ اور حادثے کی ساری ذمہ داری اس پر ڈال دینے سے عالمی برادری اس شک و شبہ میں پڑ جائے گی کہ ہندوستان کی حکومت غلط اقدام کر رہی ہے اس حادثے میں چند دنوں میں پندرہ سو افراد موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ اور اسکے بعد اب تک جو لوگ اس حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز نہم و دہم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔

نہم ـــ آرٹس و سائنس مضامین
دہم ـــ سائنس

داخلہ ٹیسٹ ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء کو ہوگا۔ مزید تفصیلات دفتر اکیڈمی سے معلوم کریں۔

(پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

ورلڈ کپ ۱۹۹۲ء

کرکٹ ہمارا قومی کھیل تو نہیں۔ قومی کھیل ہاکی ہے۔ لیکن کرکٹ سے ہمیں دوسری کھیلوں کی نسبت زیادہ لگاؤ اور دلچسپی ہے۔ انگریزوں نے بقول ان کے۔ دنیا کو تین چیزیں دیں۔ پارلیمنٹری طرزِ حکومت کرکٹ اور شیکسپیئر ڈرامہ نویس۔ اور چونکہ انگریزوں نے ایک عرصہ تک متحدہ ہندوستان پر حکومت کی تھی۔ اس لئے ان کی تہذیب و تمدن کا ہم پر خاص اثر پڑا اور ہم نے انگریزوں کی جن چیزوں کو لگن اور شوق سے اپنایا ان میں کرکٹ کو خاص مقام حاصل ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد کرکٹ کے کھیل کو جن کھلاڑیوں نے سنبھالا دیا ان میں عبدالحفیظ کاردار کا نام نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتا ہے۔ انہوں نے اس وقت کھلاڑیوں کو ملکی تقسیم کے معاً بعد اپنے گرد جمع کر لیا ایسے دور میں جب کہ اکثر قابل ذکر کھلاڑی ہندوستان جا چکے تھے۔ یا ایسے صوبوں میں رہتے تھے جو پاکستان میں شامل نہ تھے۔ کاردار کی یہ خدمت کرکٹ کے میدان میں قابلِ ستائش اور لائق تحسین ہے۔ کاردار میں لیڈر شپ کی اقدار موجود تھیں۔ اس وقت پاکستان کو ایک ایسے کیپٹن کی ضرورت تھی جو اثر و رسوخ کا مالک ہو۔ اور انفرادیت کا حامل ہو۔ کاردار کی اس صفت نے پاکستان کرکٹ کو مستحکم اور کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کر دیا۔ اور ہمیں اس قابل بنا دیا کہ ہم ہندوستانی ایسے کہنہ مشق کھلاڑیوں کا مقابلہ کر سکیں بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنا سر فخر سے بلند کر سکیں۔ کھیل کو صحیح طور پر سمجھنے اور موقع کے مطابق حریف سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت کاردار کے بعد صرف عمران کے میرے نزدیک اور کسی کیپٹن میں نمایاں طور پر سامنے نہ آئی۔ پاکستان نے بعض کھلاڑی تو ایسے پیدا کئے جنہوں نے اپنا لوہا دنیا سے منوا لیا۔ محمد حنیف فضل محمود۔ امتیاز احمد اور ظہیر عباس وغیرہ لیکن کاردار کی گرفت۔ اقتدار اور قائدانہ انداز کا سوائے عمران کے اور کسی نے مظاہرہ نہ کیا۔ لیڈر شپ کے جملہ اوصاف اسی مرد میدان کے حصہ میں آئے۔

۹۲ء کا ورلڈ کپ ٹورنامنٹ شروع ہونے سے پہلے ہی عمران نے کہہ دیا تھا کہ وثوق سے تو نہیں کہا جا سکتا کہ کونسی ٹیم ورلڈ کپ جیتے گی۔ لیکن ہم آخری بال تک ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ بلکہ میری تو یہ آرزو اور دعا ہے کہ میں ورلڈ کپ حاصل کر کے ہی کرکٹ سے ریٹائر ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عمران کی کوششوں کو نوازا۔ اور عمران نے ورلڈ کپ جیت کر اپنی قوم کو سرفراز اور سر بلند کر دیا۔ عمران میں ایک صفت یہ ہے کہ وہ کبھی مایوس نہیں ہوا۔ اور یہ جانتا ہے کہ اس کی ٹیم میں میچ جیتنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس مقابلہ میں اوائل میں ہم اس قدر پیچھے تھے کہ سیمی فائنل تک پہنچنے کا خواب بھی پریشان ہو رہا تھا۔ ہم ابتدائی راؤنڈ میں ناکام ہوتے گئے۔ اور سیمی فائنل ہمارے لئے سراب بن گیا۔ اس وقت کرکٹ کے ماہرین نے اپنے زعم میں پاکستان کو ٹورنامنٹ سے باہر نکال دیا تھا۔ لیکن عمران تھا کہ اس یقین پر مضبوط سے مضبوط ہوتا گیا۔ اس کی ٹیم نے پلٹا کھایا اور اس کی مقابلہ کرنے کی استعداد نمایاں سے نمایاں تر ہوتی گئی۔ عمران کی حکمت عملی اور یقینِ محکم نے فائنل تک پہنچا کر عمران کی ٹیم کو کامیاب بھی کروا دیا۔ یہ ایک ایسا معجزہ تھا جو شاذ ہی سامنے آتا ہے۔ فائنل میں انگلینڈ کی ٹیم جو تجربہ کار اور باصلاحیت کھلاڑیوں پر مشتمل تھی اسے ۲۲ رنز سے ہرا کر عمران نے دنیا کو حیران کر دیا۔ عمران کی دوسری صفت ہونہار کھلاڑیوں کو ٹیم میں لا کر ان کو عمدہ اور قابلِ ستائش کردار ادا کرنے کا اہل بنانا ہے۔ ابھی موجودہ ٹیم میں بھی اس نے ایسے ہونہار اور نو آموز کھلاڑی شامل کر لئے (ان کی مناسب تربیت کرنے کے بعد) جنہوں نے کبھی کوئی ٹیسٹ میچ بھی نہیں کھیلا تھا۔ انضمام انہیں میں سے ایک چمکتا ہوا ہیرا ہے۔ وسیم اکرم کو دنیا کا تیز ترین باؤلر بننے کا اعزاز بھی عمران ہی کی حوصلہ افزائی اور جوہر شناسی کا مرہون منت ہے۔ سلیم ملک کی ورلڈ کپ میں کارکردگی ناقابل ذکر ہے۔ وہ تقریباً ہر مقابلہ میں ناکام رہے لیکن عمران کا اعتماد غیر متزلزل رہا۔ اور کسی بھی میچ میں سلیم ملک کے لیڈر نے اس کی استعداد اور صلاحیت پر شک نہ کیا۔ مشتاق کو آگے لانے کے بھی عمران ہی ذمہ دار ہیں۔ مشتاق اپنے لیگ بریک پیشرو عبد القادر کا مثنیٰ ہے۔ اسے بین الاقوامی مقابلوں میں کھلانے اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا عمران کی مردم شناسی کا بین ثبوت ہے۔ لاہور کے گلی کوچوں میں ورلڈ کپ کی فتح کی گونج۔ بجلی کی گرج دھن سے سنائی دی۔ فائنل کے روز گلی کوچے بلکہ سرکاری دفاتر اور عدالتوں تک میں اصل کام معطل رہا۔ چھوٹے بڑے سبھی ٹیلیویژن کے گرد مبہوت ہو کر بیٹھے رہے۔ میں بھی اتفاق سے لاہور میں ہی تھا۔ زندہ دلان لاہور کا انہماک اور دلچسپی کا کوئی جواب نہ تھا۔ چھوٹے بڑے۔ مرد و زن۔ بچے اور جوان سبھی اس طرح یکسوئی سے بیٹھے میچ دیکھتے رہے کہ دنیا و مافیہا میں سوائے کرکٹ کے میچ اور اس میں پاکستان کی جیت کو منانے کے انہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔ میچ ایک قومی میلہ تھا جس کو ہر فرد دیکھنے میں مصروف تھا۔ جنگ کے علاوہ اور کسی چیز نے پاکستان کو کبھی اس قدر متحد اور متفق نہیں کیا جتنا ورلڈ کپ نے۔ ہر کس و ناکس نے اپنے ذاتی اور مجلسی اختلاف کو بھلا دیا آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ اور ایک متفقہ مقصد۔ ورلڈ کپ کو جیتنے کی دوڑ میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور حلیف بنے رہے۔ جس قدر یکجہتی اور مروت کا اظہار مختلف الخیال

باقی صـ۷ـ پر

بقیہ : صـ۳ـ سے آگے

ضرورت ہوگی۔

پس میں ان نوجوانوں سے جو اب تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی زندگی کے دوسرے مشاغل کی طرف مائل ہونے والے ہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق سکون حاصل کرنے کی باطل کوشش نہ کرو بلکہ ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور قرآنی منشاء کے مطابق اپنا قدم ہر وقت آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔

یاد رکھو کہ تم پر صرف تمہارے نفسوں کی ذمہ داری نہیں تم پر اس ادارے کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اس خاندان کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہاری تعلیم پر خرچ کیا ہے خواہ بالواسطہ خواہ بلاواسطہ اور اس ملک کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہارے لئے تعلیم کا انتظام کیا ہے اور پھر تمہارے مذہب کی بھی تم پر ایک ذمہ داری ہے۔ تمہارے تعلیمی ادارے کی جو تم پر ذمہ داری ہے وہ چاہتی ہے کہ تم اپنے علم کو زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے طور پر استعمال کرو۔ یونیورسٹی کی تعلیم مقصود نہیں ہے۔ وہ منزلِ مقصود کو طے کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ یونیورسٹی تم کو جو ڈگریاں دیتی ہے وہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ بلکہ ان ڈگریوں کو تم اپنے آئندہ عمل سے قیمت بخشتے ہو۔ ڈگری صرف تعلیم کا ایک تخمینی وزن ہے اور ایک تخمینی وزن ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے محض کسی یونیورسٹی کے فرض کر لینے سے کہ تم کو علم کا ایک تخمینی وزن حاصل ہو گیا ہے تم کو علم کا وہ فرضی درجہ نصیب نہیں ہو جاتا جس کے اظہار کی یونیورسٹی ڈگری کے ساتھ کوشش کرتی ہے۔ اگر ایک یونیورسٹی سے نکلنے والے طالب علم اپنی آئندہ زندگی میں یہ ثابت کریں کہ جو تخمینی وزن ان کی تعلیم کا یونیورسٹی نے لگایا تھا ان کے پاس اس سے بھی زیادہ وزن کا علم موجود ہے تو دنیا میں اس یونیورسٹی کی عزت اور قدر قائم ہو جائے گی۔ لیکن اگر ڈگریاں حاصل کرنے والے طالب علم اپنی بعد کی زندگی میں یہ ثابت کر دیں کہ تعلیم کا جو تخمینی وزن ان کے دماغوں میں فرض کیا گیا تھا۔ ان میں اس سے بہت کم درجہ کی تعلیم پائی جاتی ہے تو یقیناً لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ یونیورسٹی نے علم کی پیمائش کرنے میں غلطی سے کام لیا ہے۔ پس تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یونیورسٹیاں اتنا طالبعلم کو نہیں بناتیں جتنا کہ طالب علم یونیورسٹیوں کو بناتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لو کہ ڈگری سے طالب علم کی عزت نہیں ہوتی بلکہ طالب علم کے ذریعے ڈگری کی عزت ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے پیمانہ علم کو درست رکھنے بلکہ اس کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا ہے اور اپنے کالج کے زمانہ کی تعلیم کو اپنی عمر کا پھل نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اپنے علم کی کھیتی کا بیج تصور کرنا چاہئے اور تمام ذرائع سے کام لے کر اس بیج کو زیادہ سے زیادہ بار آور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تاکہ اس کوشش کے نتیجہ میں ان ڈگریوں کی عزت بڑھے جو آج تم حاصل کر رہے ہو اور اس یونیورسٹی کی عزت بڑھے جو تمہیں یہ ڈگریاں دے رہی ہے اور تمہاری قوم تم پر فخر کرنے کے قابل ہو اور تمہارا ملک تم پر اعلیٰ سے اعلیٰ امیدیں رکھنے کے قابل ہو اور ان امیدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو دین و دنیا میں کامیابیاں عطا کرے۔ آپ کے وجود کو نافع الناس بنائے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

عزیز بچو آپ کو پتہ ہے نا کہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی بیگم صاحبہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ ۲ اور ۳ اپریل کی درمیانی رات کو وفات پا گئی تھیں۔ آپ کا جنازہ فی الحال پاکستان نہیں لایا جا سکا اس لئے لندن ہی میں تدفین کر دی گئی۔ جس طرح آپ ان کی بیماری کے ایام میں ان کی صحت کے لئے دعائیں کرتے تھے اسی طرح اب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جنت میں ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔ اور پیارے امام جن کے صدمہ کا اندازہ لگانا مشکل ہے ان کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تسکین قلب عطا فرمائے اور آپکے کام میں آسانیاں پیدا کرے۔ حضور انور پر کام کے جو بوجھ ہیں وہ عام انسانی طاقت سے بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

کیا آپ نے حضور انور کو تعزیت کا خط لکھا ہے؟

○ آپ کو یہ بھی علم ہو گیا ہو گا کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور ناظر اعلیٰ اور مقامی امیر ہیں وہ بھی گذشتہ روز دل کے عارضہ سے بیمار ہو گئے تھے اور انہیں ہسپتال میں داخل کروانا پڑا تھا۔ اگرچہ محترم صاحبزادہ صاحب کی حالت پہلے سے تو بہتر بتائی جاتی ہے۔ لیکن ابھی خطرے سے خالی نہیں آپ ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی دے۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے۔ کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے مطابق ملتے ہیں۔"

پیارے بچو! بچپن میں بہت سی باتیں نہیں کی جا سکتیں۔ اگرچہ بچے چاہیں تو چھوٹے پیمانے پر بہت کچھ کر بھی سکتے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ بات درست ہے کہ بہت کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ بھی درست ہے کہ بہت کچھ کرنے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اور بنیاد یوں رکھی جا سکتی ہے کہ بچے نیت کرتے رہیں کہ انہیں جب بھی توفیق ملی فلاں فلاں کام ضرور کریں گے۔ نیت کرنے سے حوصلہ بھی ملتا ہے اور بعد میں کام کی توفیق بھی۔ پس جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ اگر انسان نیک کام نہ کر سکے تو کم از کم نیک کام کرنے کی نیت تو رکھے۔ امید ہے آپ اس بات پر غور کریں گے اور وہ بڑے بڑے نیک کام جو اب۔ بچپن میں۔ آپ نہیں کر سکتے ان کے لئے نیت ضرور کریں گے کہ جب بھی موقعہ ملا اور جب بھی توفیق ملی وہ کام ضرور کرنے ہیں۔

○ رمضان کا مہینہ تو گذر گیا ہے۔ اس مہینہ کے دوران آپ نے بڑوں کو روزے رکھتے دیکھا ہو گا اور شائد خود بھی چند ایک روزے رکھے ہونگے۔ اس دوران آپ نے رمضان کے متعلق بہت کچھ سنا ہو گا۔ خاص طور پر نیکیوں کے متعلق۔ ان نیکیوں میں سے ایک جسے بہت اہم کہا جا سکتا ہے۔ وہ جھوٹ نہ بولنا ہے۔ اس نیکی کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اپنے ماحول میں کسی کو جھوٹ بولتا دیکھیں تو اسے یاد دلائیں کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

○ ہماری دعا ہے کہ آپ اپنی تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ اور ہر امتحان اچھے نمبروں پہ پاس کریں۔ اور پھر اپنے علم سے دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔

کیا آپ ہمیں خط لکھیں گے۔ اور کوئی قابلِ اشاعت بات بھی؟

بقیہ: صـ۶ سے آگے

افراد نے ایک قومی مقصد کے حصول کے لئے کیا۔ اس کا مظاہرہ غالباً اس کے علاوہ آج تک (سوائے ۴۷ء کی ہجرت کے ایام کے) کبھی نہیں ہوا۔ اس عظیم فتح کو اس کے شایانِ شان طریق پر منایا گیا۔ دن بھر بلکہ رات گئے تک جشن کا سماں بندھا رہا۔ ورلڈ کپ جیتنا یقیناً قومی فتح ہے اور کھیل کے میدان میں پاکستان کا نام بلند کرنے والی ٹیم کی کارکردگی کو جس قدر بھی سراہا جائے کم ہے۔ اس کارنامہ نے ہمیں سب سے بڑا جو سبق دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں آپس کے فروعی اختلافات کو بھلا کر ملک کی خاطر یکجہتی اور اخلاص سے ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا کر۔ سر جوڑ کر بیٹھ جانا چاہیئے اور بجائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے اپنی منفرد صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیئے۔

بقیہ: صـ۲ سے آگے

اتفاقاً اُس وقت سارے ہی عزیز ہسپتال میں موجود تھے لیکن آخری وقت کسی کو پتہ بھی نہ لگا اور وہ ہر وقت مسکراتے رہنے والا چہرہ اور سب سے پیار و محبت اور خلوص سے باتیں کرنے والا نیک وجود ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری نند محترمہ رضیہ غوری صاحبہ کے ایک خط کے جواب میں جو دعا کے لئے لکھا گیا تھا خود اپنے ہاتھ سے ۲۱ جنوری کی صبح کو لکھا "دعا کر رہا ہوں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا ہے۔ خدا کی طرف سے جو بھی تقدیر ظاہر ہو صبر و رضا کے ساتھ قبول فرماویں غوری صاحب ایک فرشتہ صفت پاک انسان ہیں۔ ان کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ اُن کا انجام (ایسا ہو گا کہ وہ خدا سے راضی ہو گئے اور خدا ان سے) حالت میں ہو گا دوپہر کے بعد برادرم محمد ناظم خان غوری کی وساطت سے حضور ایدہ اللہ کا خط ملا اور اسی شام ہمارے محترم بھائی جان غوری صاحب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ محترم بھائی غوری صاحب موصی تھے۔ بیماری کی حالت میں بھی جب کوئی لفظ ادا کرتے تو بقایا کے متعلق پوچھتے۔ بتایا جاتا فکر نہ کریں۔ آپ کا فاصلہ ہے تو خاموش ہو جاتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ بیت الفضل لندن میں پڑھاتے "حضرت غوری صاحب" فرمایا انگشتری مبارک بھی چھوئی۔ غرضیکہ غوری صاحب عالم باعمل مخلص احمدی اور نیک انسان تھے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اُن کے درجات بلند فرمائے اور ان کی ساری اولاد کو اپنے والد محترم کے نقشِ قدم پر چلائے۔ اُن کی غمزدہ بیوہ ہمشیرہ رضیہ کا محافظ و معاون ہو اور اُن کو صبر و سکون بخشے۔

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۱۳ میں بشیر احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶۰۵ سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد قریشی ۶۰۵ ۸ سمن آباد لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱ ڈاکٹر انور احمد وصیت نمبر ۲۳۲۸۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد قریشی برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۴ میں راجہ رضوان احمد ولد راجہ رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ رضوان احمد ۵ ۳۵/۱۱ ملیر توسیعی کالونی کراچی الیسٹ ۷۵۰۸۰۔ گواہ شد نمبر۱۔ طارق اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۵ میں راجہ عرفان احمد ولد راجہ رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۱-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ عرفان احمد ۵ ۳۵/۱۱ ملیر توسیعی کالونی کراچی الیسٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۶ میں راجہ عدنان احمد صاحب ولد راجہ رشید احمد صاحب ۵ ۳۵/۱۱ ملیر توسیعی کالونی کراچی الیسٹ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵ ۳۵/۱۱ ملیر توسیعی کالونی کراچی الیسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ عدنان احمد صاحب ۵ ۳۵/۱۱ ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶ ابن اشفاق احمد کراچی نمبر ۷۵۰۸۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

نئے سال کی نئی کتب — جماعت اول تا دہم

گائیڈیں، خلاصہ جات، ٹیسٹ پیپرز اور ہر قسم کی امدادی کتب

بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

رؤف بکڈپو اینڈ کاپی ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

ضرورت ہے

۱۔ ایک عدد مینجر عمر تقریباً ۵۰ سال میٹرک
۲۔ ایک عدد سیلز مین۔ نوجوان
۳۔ ایک ڈرائیور عمر تقریباً ۵۰ سال

تنخواہ حسب قابلیت

درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ
ملک عبدالحفیظ، لبرٹی پلیس گلبرگ پلازا
دوکان نمبر ۸/۴ فرسٹ فلور لبرٹی مارکیٹ لاہور
فون ۸۷۸۰۹۴ گھر ۸۸۱۹۰۴

ڈیلر — پاک فین

رشید الیکٹرک سٹور

ریلوے روڈ۔ ربوہ

ہمارے ہاں سامان وائرنگ، ٹیوب لائیٹ
برقی مدھانی، واشنگ مشین، پنکھا موٹر
دستیاب ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۲۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | الوار - ۸ شوال ۱۴۱۲ھ - ۱۲ شہادت ۱۳۷۱ ہش - ۱۲ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۵

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ - ۱۱ اپریل مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال نے آج ایک بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دل کی دھڑکن نارمل ہو گئی ہے۔ سانس بھی بہتر ہے۔ طبیعت صحت کی طرف مائل ہے

احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ادارہ الفضل)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان، ایمانِ کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قِسم قِسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گذرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے۔ اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسر آ سکے۔

پس جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو پاوے اُسے چاہیئے کہ وہ ہر ایک ابتلاء کے لئے تیار ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۵۱۰)

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۵۱۵)

خدا تعالیٰ کے احکام کو نفسانی اغراض پر مقدّم کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ کیا معنی وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہُوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ قرآن کریم میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے جہاں فرمایا (جب اس کے رب نے اسے فرمایا تو فرمانبرداری کر۔ اس نے کہا کہ میں نے تمام جہانوں کے ربّ کی فرمانبرداری کی) جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو حکم دیا کہ تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیمؑ عرض کرتے ہیں۔ میں رب العٰلمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً بول اُٹھے کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرا بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کے تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ اقرار کر لیا کہ (میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو گیا) یہ ہے وہ اصل جو انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

فرمانبرداری کا معیار ہے ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج -

باقی صہ پر

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے ۲۲ طلبہ کی گنجائش موجود ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں وہ اٹھارہ ۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء کو صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بچے کو لے کر تشریف لے آئیں۔ ضروری ہے کہ بچہ پانچویں جماعت پاس کر چکا ہو اور عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ بہتر ہوگا کہ عمر ۱۰ سال کے لگ بھگ ہو۔

بچہ کا ناظرہ قرآن شریف جاننا لازمی ہے۔ داخلہ کے لئے صدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق اور سفارش اور والدین کے دستخط ضروری ہیں۔

داخلہ میرٹ کی بناء پر دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ سب امیدواروں کو لازماً داخلہ مل جائے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

سانحہ ارتحال

محترم محمد اکرم خان صاحب غوری جو سلسلہ کے ایک مخلص خادم تھے ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو لندن میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ ایبٹ آباد کے ایک مشہور باعزت گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ڈاکٹر محمد امیر خان غوری (عرف نیو سرجن) NEW SURGEON کے پوتے اور خان عبد الحمید خان غوری کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی اور موصی تھے۔ اور عادتاً اپنا چندہ ہمیشہ فاضلہ رکھتے تھے خدا کے فضل سے آپ نے جماعت کا علمی اور TRANSLATION وغیرہ کا بہت کام آخری وقت تک کیا۔ کسموں (کینیا) میں

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲- شہادت ۱۳۷۱ ہش ۱۲- اپریل ۱۹۹۲ء

علم کی کمی

کسی چیز یا کسی بات کو جاننے کا نام علم ہے اور علم کے بہت سے درجے ہیں۔ علم کم بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ علم سطحی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں گہرائی بھی ہو سکتی ہے۔ علم ابتدائی بھی ہو سکتا ہے اور بہت دُور تک کی منزلوں کو بھی چھُو سکتا ہے۔ لیکن علم بہر حال علم ہے اور اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ کم علم ہو تو کم فائدہ۔ اور زیادہ علم ہو تو زیادہ فائدہ۔ اگر روٹی کے متعلق اتنا ہی علم ہو کہ روٹی ہے تو اس سے یہ فائدہ تو اٹھایا جا سکتا ہے کہ اسے کھا لیا جائے۔ اگر روٹی کے متعلق زیادہ علم ہو تو کئی طبّی باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔ اس میں کیلوریز کی تعداد کیا ہے۔ اس میں توانائی کتنی ہے۔ اور اس کا کتنا استعمال اور کس طرح استعمال زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ سب کچھ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ علم کا ہونا لازمی ہے اور علم ہی سے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ چونکہ علم تھوڑا ہے۔ اس لئے کام نہیں آئے گا۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ ہم میں سے بعض دوست ۔ ممکن ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں تو کوئی خاص علم نہیں ہے دعوت الی اللہ سے ہچکچاتے ہوں۔ ہم کیا بتائیں۔ کس طرح بتائیں۔ یہ سوال ان کے سامنے آتے ہوں گے۔ ان سب سوالوں کا جواب ۔ اور نہایت آسان جواب ۔ یہ ہے کہ جو کچھ آپ کو معلوم ہے اور جتنا معلوم ہے وہ بتانا شروع کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ اس کے کیا اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ سننے والے متاثر ہوں گے اور آپ کے علم کو پَر لگنے شروع ہو جائیں گے اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ یہ علم کہاں سے آ رہا ہے۔ یہ علم خدا کی طرف سے آ رہا ہے۔ دعوت الی اللہ میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ آپ کو زیادہ علم حاصل نہیں۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"صرف صاحبِ علم لوگ ہی اس نظام سے منسلک نہ ہوں بلکہ کم علم والے بھی۔ ہر قسم کے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طاقت کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں۔"

حقیقت یہ ہے کہ علم اپنی جگہ پر۔ علم کے علاوہ اور بھی تو صلاحیتیں ہوتی ہیں ان کو بھی بروئے کار لانا ضروری ہے۔ بلکہ وہ از خود بروئے کار آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے علم تو تھوڑا ہو لیکن دیگر صلاحیتیں زیادہ ہوں۔ پس علم کی کمی ہمارے کام میں حائل نہیں ہونی چاہیئے۔ کام کی وسعت تقاضا کرتی ہے کہ سب لوگ آگے آئیں۔

ہم آہنگِ مسافت ہے مری فطرت کی جولانی
مجھے منزل سے بڑھ کر راستوں پر پیار آتا ہے
مجھے حیرانگی ہے ایسے لوگوں کی فراست پر
جنہیں اقرار کے بدلے فقط انکار آتا ہے

ابوالاقبال

صبرِ جمیل

شان دکھلا گئے جس صبر کی مردانِ جلیل
سُن کے "بہتان" دکھا تو بھی وہی صبرِ جمیل

لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تم سمجھ لو کہ ہے سَو بات کی اِک بات "سکوت"

شعلہ جو دِل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پر آگ جو لگتی ہے بجھا دو اس کو

صبر کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہراساں ہو جائے

آج جو تلخ ہے بیشک وہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا "صبر کا پھل شیریں ہے"

کیا یہ بہتر نہیں مولا ترا ناصر ہو جائے
نامرادیٔ عدو خلق پہ ظاہر ہو جائے

صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کھلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت آئے

وہ لڑے تیرے لئے اور تو آزاد رہے
خوب نکتہ ہے یہ اللہ کرے یاد رہے

لبِ خاموش کی خاطر وہی لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

قیامت کا ثبوت

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

قیامت کیا ہے۔ ایک دن ہے جس میں تمام اولین و آخرین جن و انس اس فانی دنیا سے گذر جانے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق سزا و جزا بھگتنے کے لئے جمع ہونگے۔ اگر کوئی روح اپنے نیک کاموں سے اس چند روزہ زندگی میں ممتاز رہی تو وہاں دائمی راحت میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لئے رنج و محن سے چھوٹ جائے گی اور اگر برخلاف اس کے برے کاموں میں زندگی بسر کی اور خدا کی درگاہ سے تعلق عبودیت نہ باندھا تو وہ اپنے اعمال کے مطابق سزا اور شدید عذابوں کی مستحق ہوگی۔

یہ مسئلہ قریباً تمام مذاہب عالم میں مسلّم ہے اور سب کے نزدیک انسان اس دنیا میں کام کرنے کے لئے اور اگلے جہان کے لئے توشہ اکٹھا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے یہ سلسلہ حیات اور پھر اس کے بعد سلسلہ موت جو قائم کیا گیا ہے اس کی غرض یہ ہے کہ تا تمام لوگوں میں نیک اور بد متقی اور فاجر کی تفریق ہو کر جزاء سزا تفریق ہو کر جزا اور سزا دی جائے لیکن ہر زمانہ میں بعض بدبخت ایسے پیدا ہوتے آئے ہیں جو اس عظیم الشان مسئلہ کے کافر اور یوم قیامت کے سرے سے ہی منکر چلے آئے ہیں۔ اس لئے قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور ایسے ایسے اعلیٰ اعلیٰ دلائل دیئے ہیں کہ وہ بات خیال میں نہیں آسکتی کہ کسی اور مذہب نے اس کے پاسنگ برابر بھی ذکر کیا ہو۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں منکرین قیامت کے تمام دلائل کا ذکر کر کے ان کا مرتد قرار دیا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی نظیر کسی الہامی کتاب میں نہیں پائی جاتی یہ مضمون نہایت وسیع پیمانہ پر قرآن مجید میں آیا ہے۔

لیکن میں نمونہ کے طور پر پہلے قیامت کی چند دلیلیں نقل کر کے پھر منکرین کے بڑے بڑے اعتراضات کا جواب عرض کرونگا وما توفیقی الا باللہ۔

دلیل اوّل ـ پہلی دلیل قرآن مجید اس طرح پر بیان فرماتا ہے کہ قرآن مجید میں قیامت کے دن کو نفس لوامہ کے ذریعے ثابت کیا کہ ہر ایک انسان میں یہ بات طبعی طور پر رکھی گئی ہے کہ جب وہ کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا نفس اندر ہی اندر اسے ملامت کرتا ہے اور وہ شخص ایسا کام کر کے کبھی حقیقی راحت اور خوشی محسوس نہیں کرتا۔ گویا ایک ڈاکو نفسانی حرص و طمع کے زور سے کسی شخص کو قتل کر کے اس کے مال سے اپنا گھر بھر لے لیکن تخلیہ میں اس کا نفس اسے ضرور ملامت کرتا ہے اور اسے وہ خوشی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جو ایک تاجر کو ایمانداری کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے مالدار ہونے کی وجہ سے ملتی ہے۔ یہی حال تمام چوروں اور ناجائز طریقوں پر کام کرنے والوں کا ہے۔ سو یہ اندرونی ملامت اور افسوس ہی دلالت کرتے ہیں کہ ایک دن ضرور آنے والا ہے جس دن ہم کو اس برے کام کا نتیجہ ملیگا۔ کیونکہ اگر برے کام کا بدلہ برا نہیں اور بدیوں کا نتیجہ خوفناک نہیں تو پھر یہ نفس میں ملامت کیوں پیدا کی گئی ہے۔ اس ملامت سے ہی پتہ چلتا ہے کہ آگے ایک خطرے کا مقام ہے جس سے ہمارا نفس لوامہ ہم کو روک رہا ہے۔ یہ بات تجربہ سے معلوم کی گئی ہے کہ ایک بھیڑ جس نے عمر بھر بھیڑیا نہیں دیکھا اگر ایک بھیڑیا کے سامنے کی جاوے تو وہ خوف کے مارے ہلاکت تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی نظر آتی ہے۔ یہی فطرتی تقاضا ہے۔ بھیڑیا اس کے خون کا پیاسا ہے اور اس کا جانی دشمن ہے اس لئے اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے کہ وہ اس سے لرزاں و ترساں رہے۔ اسی طرح ایک دن برے کاموں کی سزا مقرر ہے اس لئے ہم میں نفس لوامہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ گناہ کے وقت ہمیں ملامت کر کے آگاہ کرتا رہے کہ یہ کام آئندہ مت کرنا۔ اس کا نتیجہ آگے چل کر برا نکلے گا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر قیامت کی ایک اور دلیل دیتا ہوا فرماتا ہے۔ قیامت کا ایک عجیب ثبوت بیان فرمایا ہے۔ "اے لوگو میں خدا ہوں اور میرے سوا اور کوئی شخص خدائی کا دم نہیں مار سکتا۔ چونکہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ قیامت کا دن ضرور آنے والا ہے اس لئے میرا کہنا ہی ایک کافی دلیل ہے کیونکہ میں نے قرآن نازل کر کے اس میں ہزاروں پیشگوئیاں کیں جو پوری اتریں اور ہزاروں علوم بیان کئے جن کی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی۔ جو حکم دیا وہ حق و حکمت پر مبنی ثابت ہوا اور جس بات سے روکا وہ واقعی تمہارے لئے مضر ثابت ہوئی۔ اور جو خبر دی وہ سچی نکلی۔ پس کیا جب ہزاروں باتوں میں تم نے میرے علم میری قدرت میری سچائی کا مشاہدہ کیا اس بات میں شک کر سکتے ہو کہ باوجود میرے دعویٰ کرنے کے پھر قیامت نہ آوے۔ غرض خدا تعالیٰ نے قیاس استقرائی کے طور پر قیامت کا ثبوت دیا ہے کہ جب تم نے ہمیشہ دعاوی کو پورا ہوتے دیکھا اور خبروں کو درست نکلتے ملاحظہ کیا اور میری سچائی کو کامل طور پر مشاہدہ کیا تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ میری خبر بھی درست ہوگی کیونکہ تم پر اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ میری ذات پاک جیسا کوئی سچا اور سچائی کا حامی نہیں۔

پھر تیسری دلیل اس طرح پر فرماتا ہے۔ یعنی جس قدر مذاہب اس وقت روئے زمین پر موجود ہیں خواہ سچے ہوں یا جھوٹے سب کا حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا اور جو لوگ سچائی کے حامی اور حق پر ہوں گے وہ کامیاب اور مظفر و منصور ہوں گے اور جو ناراستی کے شیدا اور حق کے مخالف ہوں گے انہیں جہنم میں داخل کیا جاوے گا اس کا ثبوت کیا ہے وہی گذشتہ تجربے جو آدمؑ کے وقت سے لے کر اب تک کرتے آئے ہو یعنی دنیا میں بڑی قومیں آباد ہوئیں اور مضبوط سے مضبوط حکومتوں کی بنیادیں پڑیں لیکن خدا کے نبی آئے اور نہایت بے سروسامانی کی حالت میں انہوں نے آ کر بڑے بڑے لوگوں کو سمجھایا۔ تم خدا سے تعلق باندھو تو تمہاری حکومتیں برقرار رہیں گی اور تمہاری جاہ و عزت قائم رہے گی۔ اگر تم نے ہماری بات کی پرواہ نہ کی اور خدا کے احکام سے منہ موڑا تو ہماری پیشگوئی یاد رکھو کہ تم اسی دنیا میں ہماری آنکھوں کے سامنے تباہ ہو جاؤ گے تمہاری حکومتیں باقی نہیں رہیں گی تمہاری عزت و عظمت برباد ہو جائے گی اور تم مصیبتوں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے ایک دن ایسا آئے گا جس میں ابدی دکھوں اور عذابوں میں ڈالے جاؤ گے۔

اب ہم نبیوں کے اس دعویٰ کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں ایسے برگزیدہ لوگ آئے اور نہایت غربت اور تنہائی کی حالت میں آئے اور ایسے مخالفوں میں آئے جن میں عزت اور حکومت مال اور دولت کسی بات کی کمی نہیں تھی۔ طاقت و قدرت کا یہ عالم کہ ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کو ایک دم میں فنا کر دیں۔ سلطنتوں کی سلطنتیں نیست و نابود کر دیں۔ مگر پھر باوجود ان سامانوں ان حکومتوں اور دولتوں کے وہ نبیوں کے کہنے کے مطابق ہلاک ہو گئے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم ان راستبازوں کی ایک پیشگوئی کو تو سچ مان لیں اور دوسری بات کو غلط دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون جیسے بادشاہ کی ایک ادنیٰ اور ذلیل رعایا میں سے پیدا ہو کر نبوت کے منصب پر قائم ہوئے اور اپنے بھائی سمیت اس جبار بادشاہ کے پرہیبت دربار میں آئے اور فرعون کو کہا کہ دیکھ سچی راہ اختیار کر۔ خدا کے احکام پر چل اور بنی اسرائیل کو ارض مقدس میں جانے دے تیرا بھلا ہوگا۔ ورنہ خدا کا قہر سر پر کھڑا ہے تو اس دنیا میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور آپ ہی بتا دیں فرعون کا کیا حال ہوا۔ کیا اس کی حکومت برقرار رہی یا کیا اس کی عزت و عظمت کوئی کام آئی۔ پھر کیوں نہ ہم یقین رکھیں کہ قیامت کے دن بھی موسیٰؑ کی پیشگوئی فرعون کے بارے میں پوری ہوگی اور مرنے کے بعد بھی وہ اپنے اعمال کی سزا بھگتے گا۔

اسی طرح عرب کے ظالم وحشیوں کے ساتھ ایک شریف دل آیا اور کہا کہ تم یہ بداخلاقیاں چھوڑ دو اور یہ بدعملیاں ترک کر دو اور میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ مجھے قبول کر لو۔ خدا کا منشاء تم کو بڑا بنانے کا ہے۔ تم ذلیل ہو معزز ہو جاؤ گے۔ جاہل ہو عالم بن جاؤ گے ورنہ دیکھو تم باوجود اتنی بڑی قوم ہونے کے تباہ و ہلاک ہو کر اس دنیا سے کوچ کر جاؤ گے اور میں باوجود کمزور اور اکیلا ہونے کے تم پر غالب آ جاؤں گا۔ پھر یہ سلسلہ یہاں پر ہی منقطع نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی تم میری مخالفت کا مزا چکھو گے۔ کیا دنیا نے اس پاک انسان کی باتوں کو پورا اترتے نہیں دیکھا۔ کیا وہ کامیاب نہیں ہوا۔ کیا اس کے مخالفین اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک نہیں ہوئے کیا اس کی پیش گوئی درست نہیں نکلی جب کہ آپ لوگ میرے ان سوالوں کا جواب اثبات میں دینے کے لئے تیار ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس کی آخری پیشگوئی کو سچا نہ سمجھا جاوے۔

ہر طالب علم اپنی درس گاہ میں (پاکستان میں یا بیرون ملک) اپنے کردار کے ذریعے احمدیہ جماعت کی بہترین نمائندگی کر سکتا ہے۔ اور اسے ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون سین

جنوبی افریقہ کا نیا معاشرہ

جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ آر۔ ایف۔ بوتھا نے گذشتہ روز کہا کہ ان کا ملک ایک نئے معاشرے کی تشکیل کے لئے بالکل تیار ہے اور اس بات کا خواہاں ہے کہ عالمی برادری ان کے ساتھ تجارت کی مقدار کو بڑھائیں۔ تاکہ جنوبی افریقہ میں زیادہ لوگوں کو نوکریاں مہیا کی جاسکیں۔ انہیں جو نیا چیلنج درپیش ہے اسکے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اقتصادیات کو فروغ دیا جائے جسکے بغیر یہ ممکن نہ ہوگا کہ ہم اپنے ان خیالات کو بروئے کار لاسکیں جنکے پیش نظر مثبت تبدیلیاں کی جارہی ہیں اور عنقریب کی جائیں گی۔ یہ بات وزیر موصوف نے اس وقت کہیں جب وہ اپنے دورہ جاپان، جنوبی کوریا اور تائیوان سے واپس آئے۔

کہتے ہیں کہ گذشتہ سال جنوبی افریقہ کی اقتصادیات میں صرف ۰ء۵ فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جبکہ تعداد میں ۲ء۷ فیصد اضافہ تھا۔ اور بہت سے لوگ بیروزگار ہیں۔ سنگاپور نے ان سے ملاقات کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ جنوبی افریقہ پر جو پابندی لگائی گئی تھی کہ وہاں سے کوئی سامان نہ خریدا جائے اب وہ اٹھالی جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک اسلحہ کا تعلق ہے اس پر ابھی پابندی جاری رہے گی اور جنوبی افریقہ کے قرضے دینے پر بھی پابندی پہلے کیطرح جاری رکھی جائے گی۔ بہرحال جنوبی افریقہ کے لئے فی الحال یہ بات بھی کافی ہے کہ وہ اپنی مصنوعات کو دوسرے ممالک میں بھیج سکے۔ خاص طور پر سنگاپور میں اس سے بھی اسکی مصنوعات کو خاصا فروغ ملے گا اور یہی وہ بات ہے جسکی اس وقت جنوبی افریقہ کو اشد ضرورت ہے۔ مصنوعات کے فروغ ہی سے زیادہ امداد مہیا کی جاسکتی ہے۔

عرفات کی مخالفت

لگتا تو یہ ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات کی پوزیشن خاصی مضبوط ہے لیکن خلیج کی جنگ میں انہوں نے جو کردار کیا تھا اس کی وجہ سے ان کے کئی ایک سیاسی ساتھی ان پر جارحانہ تنقید کرنے لگے ہیں۔ وہ اپنے اجلاسوں میں ان کے کردار پر نکتہ چینی بھی کرتے ہیں اور ایک حد کے اندر رہتے ہوئے ان کی مذمت بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ یاسر عرفات نے آغاز میں تو یہ کہا تھا کہ وہ اس تنظیم کی تشکیل میں تبدیلیاں کر دیں گے اور اس طرح تنقید کرنے والوں کو خاصی تسکین حاصل ہو جائے گی۔ لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا۔ دراصل یہ تنقید الفتح کے اراکین کی طرف سے کی جاتی ہے اور ۱۹۸۳ء میں اس بات کا آغاز ہوا تھا کہ شام سے تعلق رکھنے والے الفتح کے اراکین نے ۱۹۸۴ء میں انہیں صدارت سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔ جن اجلاسوں میں ان پر خاص تنقید ہوئی ہے وہ تیونس میں منعقد کئے گئے تھے اور تنقید کرنے والوں کی راہنمائی خالد اور ہانی حسن کر رہے تھے۔ وہ مرکزی کمیٹی کے رکن ہیں اور انہوں نے ۱۹۶۴ء سے لے کر اب تک عرفات کا ساتھ دیا ہے اور اس کے خاصے قریبی مشیر رہے ہیں۔ انہوں نے بعد میں عرفات کی مخالفت شروع کی جس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ عرفات نے خلیج کی جنگ میں صدر صدام کی حمایت کی ہے۔ مرکزی کمیٹی کے اراکین کی تعداد اٹھارہ ہے اور ان دونوں بھائیوں نے خالد اور ہانی حسن نے ایک دس صفحاتی یادداشت سارے اراکین کو پیش کی۔ جس میں زیادہ تر اس بات کا ذکر تھا کہ عرفات نے خلیج کی جنگ کے دوران سیاسی غلطیاں کی ہیں اور تنظیم کو، فلسطینی مفاد کو اور فلسطینی لوگوں کو خاصی مشکل میں ڈال دیا ہے ان دونوں بھائیوں کا کہنا ہے کہ یاسر عرفات نے تجربہ کار اور پرانے ساتھیوں کی بات ماننے سے انکار کیا اور اپنے گرد ایک اور ہی قسم کے لوگوں کو اکٹھا کر لیا۔ ان کی سیاسی غلطیوں کی وجہ سے الفتح کا تنظیم آزادی فلسطین پر کنٹرول کم ہوگیا ہے۔

بھارت / امریکہ تعلقات

اخباری خبروں کے مطابق ہندوستان کی حکومت عنقریب امریکہ کے ساتھ ایک مکمل فوجی معاہدے پر دستخط کرنے والی ہے۔ سنڈے آبزرور نے اطلاع دی ہے کہ شاید یہ معاہدہ اگلے ماہ طے پا جائے گا۔ یعنی اس پر دستخط بھی ہو جائیں گے۔ اور سنڈے آبزرور کو یہ اطلاع پنٹاگان کے اعلیٰ ذرائع سے ملی ہے اخبار نے کہا ہے کہ امریکہ اس پر پوری طرح راضی ہے کہ ہندوستان کو بہت اعلیٰ درجے کا اسلحہ فروخت کرے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان وزاکاپاٹنم کی بندرگاہ امریکہ کے لئے کھول دے گا۔ یہ بندرگاہ جنوب مشرقی ریاست آندھرا پردیش میں ہے۔ یہاں پر امریکہ کی سب میرین اور جنگی جہاز آسکیں گے۔ اگرچہ امریکہ نے ابھی اس بات کی توثیق تو نہیں کی۔ لیکن مذکورہ اخبار تک خبر کے پہنچ جانے سے اس بات کی غمازی ہوتی ہے کہ ایسا ہونے والا ہے۔ بے آف بنگال میں اور سارے بحیرہ ہند میں کارکردگی کے لئے یہ بندرگاہ نہایت مفید سمجھی جاتی ہے۔ ہندوستان کو ایف ۱۶ لڑاکا جہاز مل جائیں گے اور اسی طرح اواکس اور دوسرے ایسے سسٹم جو راڈار کے ذریعے جاسوسی کر سکتے ہیں اور اسلحہ تو ملے گا ہی۔

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ امریکہ اور بھارت دونوں قریب سے قریب تر آرہے ہیں۔ اور کوشش یہ کی جارہی ہے کہ سنہ ۲۰۰۰ء تک یہ دونوں ملک خاصے ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ اسی طرح سنڈے آبزرور نے یہ بھی بتایا ہے کہ ہندوستان جنوبی افریقہ میں ڈربن کے مقام پر اپنا سفارت خانہ جو قونصلیٹ کی حد تک ہوگا کھولنا چاہتا ہے۔ نئی دہلی میں سفارتی حلقوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان جنوبی افریقہ کے ساتھ پورے سفارتی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔

ایرانی حکومت اور اسلحہ

واشنگٹن سے پتہ چلا ہے کہ سی۔ آئی۔ اے کے ڈائریکٹر رابرٹ ایم گیٹس GATES نے گذشتہ روز کہا کہ ایرانی حکومت ہر سال دو ارب امریکی ڈالر کا اسلحہ مختلف ممالک کے اسلحہ کے تاجروں سے خرید رہی ہے اور انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ایران ایک دفعہ پھر اپنے آپ کو خلیج فارس میں سب سے بڑی طاقت بنانے کی خواہش رکھتا ہے۔ ایران کو اسلحہ بھیجنے والے ممالک میں سب سے زیادہ نمایاں روس چین اور جنوبی کوریا ہیں۔ تہران اب یہ بھی کوشش کر رہا ہے کہ وہ مشرقی یورپ سے سینکڑوں کی تعداد میں ٹینک خریدے۔ یہ باتیں مسٹر گیٹس نے ہاؤس کو بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس میں جنگی جہاز، اور اینٹی ایئرکرافٹ میزائل اور دور مار کے سکڈ میزائل شامل ہیں۔ مسٹر گیٹس نے یہ بھی بتایا کہ ان کی معلومات کے مطابق ایران روس سے سب میرین (SUBMARINE) بھی خرید رہا ہے۔ اگرچہ امریکہ کو پہلے بھی اس بات کا احساس تھا کہ ایران اسلحہ خرید کر ایک بڑی طاقت بننا چاہتا ہے لیکن مسٹر گیٹس کے بیان سے انہیں اس بات پر یقین کرنے کے قوی دلائل مل گئے ہیں۔ کہتے ہیں ۹۰ء سے ۹۴ء کے دوران ۱۰ ارب ڈالر کے ہتھیار خریدے جائیں گے۔ اگرچہ ایران کے لئے یہ رقم بہت بڑی رقم ہے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ سنہ ۱۹۸۰ء سے سنہ ۱۹۸۸ء تک عراق کے ساتھ جنگ میں اس کا خاصا نقصان ہوا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ان کی اقتصادیات پر خاصا بوجھ ہوگا۔ اور اس کے لئے ایران کو اپنی کمر کسنی پڑے گی۔ مسٹر گیٹس نے اس بات کی وضاحت کی کہ ان کے خیال میں ایران اپنے ہمسایوں کے ساتھ پہلے کی نسبت نرمی اختیار کر رہا ہے اور بہتر سلوک کا خواہاں ہے۔ اس کی خواہش یہ ہے کہ آہستہ آہستہ مشرق وسطیٰ میں تمام ریاستوں سے اس کے تعلقات بہتر ہو جائیں۔ انہوں نے ایران کے متعلق یہ بھی کہا کہ وہ امریکہ دشمنی میں ویسا ہی ہے جیسا کہ مشرق وسطیٰ کے بعض دوسرے علاقے۔ امریکہ اور روس نے اس بات پر فکرمندی کا اظہار کیا ہے کہ ایران اپنے انقلابی نظریات کو ایشیاء میں پھیلا رہا ہے خاص طور پر ان ریاستوں میں جو حال ہی میں سوویت یونین کے ٹوٹنے کے ساتھ آزاد ہوئی ہیں۔ اگرچہ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس بات کا تو کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ ان ریاستوں کی سیکولر حکومتوں کے خلاف کام کر رہا ہے لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ ایران اپنے نظریے کو آگے لانا چاہتا ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

عادات، کسی کا دباؤ، حبِ جاہ و رعایت قانونِ قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب: ماڈرن انگلش۔۔۔

مصنف ـــ پروفیسر آر۔ این خان

پروفیسر آر۔ این۔ خان نے پنجاب سے ایم اے انگریزی کی ڈگری حاصل کی اور برطانیہ سے "ڈپلوما ان سپوکن انگلش" اور "ڈپلوما ان جرنلزم" کیا۔ آپ کو ایک سے زیادہ ملکوں میں انگریزی کی تدریس کا موقعہ ملا۔ آج کل آپ پاکستان میں ہیں اور اپنے قلم سے احباب کی خدمت کرتے رہتے ہیں آپ کے مضامین جن کا تعلق تاریخ یا حالات حاضرہ سے ہے۔ اکثر مختلف اخبارات میں شائع ہو کر داد و تحسین حاصل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ انگریزی کی تدریس کا شوق بھی کسی نہ کسی طرح پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے آپ کی ایک کتاب کا تعارف شائع کیا جا چکا ہے اب یہ دوسری کتاب ہے آپ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ "قارئین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ زیر نظر کتاب سے پوری طرح لطف اندوز اور مستفیض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات و گذارشات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ سب سے پہلے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ وطن عزیز کے پڑھے لکھے حضرات اور عزیز طلباء کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرنی کیوں ضروری سمجھی گئی۔ اس امر کی وضاحت کے لئے تھوڑی سی آپ بیتی بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ سالہا سال پہلے کی بات ہے کہ خاکسار پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے انگریزی کرنے اور کچھ عرصہ تک ایک گورنمنٹ ڈگری کالج میں تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد انگلینڈ روانہ ہو گیا۔ اس سفر کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ انگریزی زبان میں مزید استعداد حاصل کی جائے۔ انگلینڈ پہنچے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اور میں ابھی اس بارہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ کس قسم کی کلاس میں شمولیت کی جائے کہ وہاں پر انگریزی زبان کے متعلق کچھ عجیب و غریب تجربے ہوئے۔ اوّل تو یہ کہ ہم عام طور پر جو انگریزی کے لفظ یہاں سے سیکھ اور رٹ کر گئے تھے۔ وہاں کافی حد تک غیر معیاری محسوس ہوئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی باتیں ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ ایک دکان پر دہی خریدنے گیا۔ وہاں ایک برطانوی خاتون سودا سلف لے رہی تھی۔ مختصراً یہ کہ میں نے اپنے ہاں دہی کی جو انگریزی پڑھی تھی بلکہ پڑھائی بھی تھی وہی لفظ یعنی کرڈ CURD بول دیا۔ وہ خاتون بڑی شائستگی سے بولی کہ وہ میری بات سمجھ نہیں پائی۔ میں نے جوابی گفتگو میں دو تین بار کرڈ کا لفظ دہرایا۔ لیکن اس خاتون نے معذرت کی۔ مجھے بڑی گھبراہٹ بلکہ ندامت محسوس ہوئی۔ کہ میں لفظ دہی کی صحیح مستعمل انگریزی نہیں بتا سکا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دہی کو وہاں پر یوگرٹ YOGURT کہتے ہیں (اب کچھ عرصہ سے یہ لفظ یہاں بھی پہنچ گیا ہے) دوسرا واقعہ یہ کہ میں وہاں کی مشہور سپر مارکیٹ مارکس MARKS اینڈ SPENCER سپنسر پر گیا اور انڈر ویئر کے متعلق دریافت کیا۔ لیکن سیلز گرل نے اس لفظ کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا۔ گھومتے گھماتے کچھ ہی فاصلے پر مجھے انڈر ویئر پڑے سے نظر آ گئے میں نے فوراً کہا یہ رہے انڈر ویئر تو وہ سیلز گرل حیرت سے بولی اوہ! "یو مین بریفس" YOU MEAN BRIEFS یعنی وہاں اس چیز کو بریفس کہتے ہیں۔ جس کے لئے ہم یہاں انڈر ویئر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح مجھے یہ بھی بیرون ملک قیام کے دوران ہی معلوم ہوا کہ لسّی کی صحیح انگریزی بٹر ملک ہے اور ہمارے ہاں اور ارد گرد ممالک میں جو بلبل پایا جاتا ہے اس کے لئے صحیح انگریزی لفظ بلبل ہی ہے نہ کہ نائٹ انگیل۔ NIGHTINGALE جو کہ دن اور رات کو بھی چہچہانے والا ایک یورپی پرندہ ہے انگلینڈ میں قیام کے دوران انگریزی زبان میں خصوصی دلچسپی لینے کے نتیجہ میں مجھے کئی ایسے الفاظ معلوم ہوئے جو ہمارے یہاں کوئی اور انگریزی بن گئے ہیں۔ مثلاً وہاں سلیپنگ سوٹ کا لفظ کوئی نہیں جانتا۔ اس کے لئے پاجامہ یا نائٹ ڈریس کے الفاظ۔ بھنڈی کے لئے لیڈی فنگر کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ پینٹ یعنی پتلون وہاں کوئی مقامی شخص نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے لئے لفظ ٹراؤزرز TROUSERS بولا جاتا ہے۔ طوالت کے ڈر سے فقط انہی مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں باقی تلفظ کا تو ذکر ہی نہ کیجئے۔ ان سب باتوں کو سوچ کر خاکسار نے ارادہ کیا کہ صحیح انگریزی تلفظ اور انگلینڈ میں مروّجہ انگریزی فونیٹکس کا کورس کیا جائے چنانچہ میں نے لندن کے شعبہ تعلیم کا تیار کردہ اعلیٰ معیار کا کورس پڑھانے والے ایک کالج میں "سپوکن انگلش" SPOKEN ENGLISH کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔

مکرم خان صاحب نے یہ باتیں دو تین صفحات پر پھیلائی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے سب کی سب باتیں یہاں درج کر دیں تو آپ کا کتاب کے مطالعہ کا مزا کرکرا ہو جائے گا اس لئے ہم اس تھوڑی سی وضاحت کے ساتھ اس تعارف کو ختم کرتے ہیں البتہ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس کتاب پر جو پتہ لکھا ہوا ہے وہ تو راجہ پبلی کیشنز ۱۰۶ سٹیڈیم روڈ سرگودھا ہے۔ لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب ایک اور پتہ سے بھی مل سکتی ہے اور وہ پتہ ہے "پروفیسر راجہ نصر اللہ خان مکان ۲۶۳، فیصل آئی ۹/۴ اسلام آباد اگر آپ وی پی کے ذریعہ یہ کتاب منگوائیں تو آپ کو ۳۰ روپے ادا کرنے ہوں گے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کتاب کو پا کر اور اس کا مطالعہ کر کے اس سے مستفید ہو کر آپ سمجھیں گے کہ اس چھوٹی سی کتاب کی قیمت ۳۰ روپے تو کتاب کے حجم سے بھی تھوڑی ہے۔ کتاب کی قیمت اس کی افادیت کے لحاظ سے اگر اس سے زیادہ بھی ہوتی تو کوئی حرج نہیں تھا لیکن خیر یہ بات ہم نے اپنے ذوق اور ذوق مطالعہ کے پیش نظر کہی ہے۔ آپ ۳۰ روپے دے کر یہ کتاب حاصل کریں اور اس کا مطالعہ کریں اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کسی نہ کسی وقت انگلستان جانے کی توفیق عطا فرمائے خاص طور پر جلسہ سالانہ کے ایام میں۔ اور وہاں پر آپ اس کتاب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو انگریزی استعمال کریں وہ لوگوں کو حیرت میں ڈال دے کہ پاکستان سے آنے والا ایک شخص کتنی اچھی انگریزی۔ انگریزوں والی انگریزی۔ بولتا ہے۔

(ن۔ س)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۱۷ میں محمود احمد صاحب ولد چوہدری نواب دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ کاشتکاری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیہ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک ایکڑ زرعی اراضی واقع چک نمبر ۲۱۹/R-B ضلع فیصل آباد مالیتی ۱۰۰۰۰۰/ روپے (۲) پانچ ایکڑ زرعی اراضی واقع چک ۱۵۹/T ضلع لیہ مالیتی دو لاکھ روپے (۳) ٹیوب ویل ۱/۲ حصہ مالیتی تیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۵۰۰/ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد مکان نمبر ۷/۱۰۱ بلاک نمبر ۱۲ منڈی ٹاؤن لیہ شہر۔ گواہ شد نمبر ۱ مسعود احمد ولد محمد اسحاق منڈی ٹاؤن لیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد قیصرانی ولد عطاء محمد خان دار الرحمت شوگر ملز روڈ لیہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۸ میں امۃ المتین زوجہ چوہدری حمید اللہ باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵/۲ محمود پور ضلع اوکاڑہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی لکھتے ہیں:

آپ کا مضمون "کاغذی ہے پیرہن" بہت دلچسپ تھا۔ یہ ہمارے نوجوان مربیان کے لئے بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ کیا یہ کتابچہ کی شکل میں شائع نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون میں اگرچہ تذکرہ تو بہت سے احباب کا ہے۔ مگر اس جگہ صرف دو کا ذکر مقصود ہے۔ اول حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی ہیں۔

ایک دن رات کے ڈیڑھ بجے تھے یہ رات بہت ٹھنڈی تھی میرے دروازے پر دستک ہوئی۔ ان دنوں حالات ایسے تھے کہ میرے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو باہر حضرت مولانا موصوف کو کھڑے پایا۔ اندر آ کر بیٹھتے ہی معذرت شروع کر دی کہ میں نے بے وقت آپکو زحمت دی ہے۔ مگر کیا کرتا میں بہت مجبور تھا۔ حضرت امام جماعت کا حکم تھا کہ کراچی پہنچ کر بلا تاخیر یہ خط آپ کے ہاتھ میں دیا جائے۔ اس لئے سیدھا ریلوے اسٹیشن سے آپ کے گھر پہنچا ہوں۔ اگر ٹرین لیٹ نہ ہوتی تو آپ کو یہ زحمت نہ اٹھانی پڑتی۔ ان کی کمزور صحت اور سردی کے پیش نظر میں دل میں شرمندہ ہو رہا تھا کہ اس مخلص انسان کو سفر کی کوفت اور اپنی تھکن کا کوئی احساس نہیں۔ میرے آرام میں خلل کی بہت فکر ہے۔ سچ ہے نیکو کار صرف دوسروں کی تکلیف کے احساس سے گھلے جاتے ہیں۔

دوئم احمد بلیوا تھے۔ یہ پاکستان تشریف لائے تو میں وفد کے ساتھ مرکز کی ہدایت پر ان کو ملا۔ بڑی پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ اس وقت شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلےٰ تھے۔ میری ان سے کوئی آدھ گھنٹہ ملاقات رہی۔ بڑی محبت سے وہ جماعت احمدیہ کی خدمات اور محاسن بیان کرتے رہے۔ کچھ مدت بعد جب اخباروں میں ان کی وفات کی خبر پڑھی تو بہت رنج ہوا کہ ایک نیک دل مسلمان لیڈر اسلام دشمن سازشوں کا شکار ہو گیا۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ دونوں کے درجات بلند فرمائے۔

"کاغذی ہے پیرہن" کے حوالہ سے جناب مولانا عبدالوہاب امیر جماعت غانا کا ایک خط شائع ہوا اس میں محترم ممتاز آرتھر کی وفات کا پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ اس مخلص انسان سے بیس بائیس سال پہلے میری ملاقات سعودی عرب میں ہوئی۔ آپ اپنے ملک کے قونصل جنرل تھے۔ میری ان سے ملاقات نہ تھی۔ میری آمد کی خبر ہوئی تو محض جماعتی تعلق کی وجہ سے ملتے رہے تشریف لائے اور بڑے اصرار سے اپنے گھر مدعو کیا۔ خود تو بہت خاموش طبیعت تھے مگر یہ کمی ان کی بیگم پوری کر دیتی تھیں۔ دعا گو ہوں کہ خدا تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے لواحقین کو صبر اور ہمت دے۔ مجھے ان کے ڈاک کا پتہ نہیں ان کے بچوں کو تعزیت کا خط لکھنے کو جی چاہتا ہے شاید مولانا وہاب صاحب کے ذریعہ خط بھجوانا ممکن ہو۔

مسز مفتی حامد حسن (بنت شریف احمد انجنیئر) لکھتی ہیں:

مجھے پانچ سال سے زائد عرصہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرانے کے مواقع میسر آتے رہے (اس کے بعد آپ نے بعض ذاتی کاموں کے لئے دعا اور ان کی قبولیت کا ذکر کیا ہے) اس کے بعد آپ لکھتی ہیں اس عاجزہ سے بہت محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ میری کسی بہتری یا بچوں کی کامیابی کی خبر سنتے تو بہت خوشی کا اظہار فرماتے۔ اور فرماتے آؤ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں اور پھر دعا کراتے۔ ایک دفعہ فرمایا: جتنا بڑا کوئی مقصد ہو اس کے لئے اتنی ہی زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال یہ دی کہ کنواں بنانا ہو تو بعض جگہوں پر چند گز کھودنے سے پانی نکل آتا ہے۔ اور بعض جگہوں پر پانی بہت نیچے ہوتا ہے۔ وہاں زیادہ کھودنا پڑتا ہے۔ زیادہ محنت اور زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ پھر کہیں پانی نکلتا ہے۔ اسی طرح بعض مقصد جلد حاصل ہو جاتے ہیں۔ بعض مقاصد کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے انسانوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے خدا تعالےٰ سے عاجزی سے دعا کرنی چاہیئے۔ دیکھو بچہ ماں سے دودھ مانگتا ہے۔ وہ کام کر رہی ہوتی ہے۔ کہتی ہے یہ کام کر لوں پھر دونگی وہ کام کر لوں پھر دونگی۔ مگر جب بچہ رونے لگتا ہے تو وہ آٹا بھی گوندھ رہی ہو تو اسی طرح بھرے ہوئے ہاتھوں سے دودھ دے دیتی ہے۔ اسی طرح بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے تو اس کا رحم بھی جوش میں آتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے دن بھی صبح کے وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی۔ آپ صحن میں چارپائی پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے طبیعت کا پوچھا۔ فرمانے لگے اب نوے سال کا ہو گیا ہوں۔ عمر کا تقاضا ہے۔ کمزوری ہے۔ مجھے کیا معلوم تھا اپنے محسن اور مشفق سے یہ آخری ملاقات ہے۔ دوسرے دن جب وفات کی خبر ملی تو یقین نہ آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مکرم ملک عبدالرب خان صاحب ٹاؤن شپ لاہور نے لکھا:

مورخہ ٢٥ ستمبر ١٩٩١ء کے الفضل میں "کاغذی ہے پیرہن" میں جن چار تصویروں کا ذکر فرمایا ہے وہ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالمنان خاں صاحب (اے۔ ایم۔ خان) کی جاپانی دوستوں کے ساتھ ہیں جو ان کے ذریعے جماعت میں شامل ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالمنان خاں صاحب ١٩٦٠ء میں جاپانی گورنمنٹ کے وظیفہ پر بطور طالب علم جاپان گئے اور وہاں ٹوکیو یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی میں تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ اور ایم ایس سی میکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور ہمارے والد صاحب محترم ملک عبدالمالک خان صاحب کی خاص تربیت سے جو کہ جماعت لاہور کے مرکزی سیکرٹری مال اور بعد میں صدر حلقہ سول لائنز تھے اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں سے وہاں پر اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ اور تربیتی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا اور وہاں پر کئی درجن جاپانیوں کو جن میں چند کے نام کا آپ نے اخبار میں بھی ذکر فرمایا ہے جماعت میں شامل کیا اور باقاعدہ ایک منظم جماعت قائم کی۔ اور پھر ہفتہ وار میٹنگ کا بندوبست کیا۔ ان کے اس کام کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے جن سے ان کی باقاعدہ خط و کتابت رہتی تھی اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بہت خوشنودگی کا اظہار فرمایا اور متواتر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے ڈاکٹر عبدالمنان خاں صاحب کی سفارش پر باقاعدہ مشن ہاؤس کی منظوری دی اور مربی صاحبان کو وہاں بھجوایا۔ جاپان کی تعلیم مکمل کر کے آپ پاکستان واپس آئے اور چند سال بعد مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ چلے گئے۔ اور آپ نے اس کام کو وہاں بھی جاری رکھا اور تعلیمی اور تربیتی میدان میں کامیابیاں حاصل کیں۔ جب امریکہ سے ١٩٦٩ء میں ایم۔ ایس۔ سی اور پی۔ ایچ۔ ڈی نیوکلیئر انجینئرنگ کی مزید اعلیٰ کامیابیاں حاصل کر کے واپس ١٦ اپریل ١٩٦٩ء کو پاکستان آتے تو اسی روز کے اخبار الفضل نے آپ کا مختصر بایوڈاٹا دعائیہ کلمات کے ساتھ شائع کیا۔

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہادی کینیڈا

اگرچہ آپکا خط تو ملا ہے لیکن آپکی خواہش کے مطابق اسے شائع نہیں کیا جا رہا۔ ویسے یہ ذاتی خطوط کے تحت بھی نہیں آتا۔

گذارش ہے کہ آپ ہمیں مضامین ضرور بھجوائیں ہم شائع کریں گے۔ آپ کے ارد گرد خدا کے فضل سے بہت سی ایسی باتیں دیکھنے میں آتی ہونگی۔ جو ہمارے قارئین نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔

جہاں تک جماعتی کارکردگی کا سوال ہے اس کی رپورٹیں متعلقہ محکمہ کو بھجوائی جائیں اور ان میں سے جو حصے وہ اشاعت کے لئے ہمیں بھجوائیں گے وہ ہم اللہ کے فضل سے نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرینگے۔ آپ نے جن دو تقاریر کا ذکر کیا ہے ان کی رپورٹیں بھی وہیں بھجوائی جائیں۔

کیا آپ نے حال ہی میں کوئی ایسی کتاب پڑھی ہے جس کا موضوع ہمارے قارئین کی اکثریت کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے یا جس سے علم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ ہمیں اس کتاب کا نام اور اس کے موضوع سے مطلع فرمائیں۔ اگر ممکن ہو تو چند الفاظ میں اس کتاب کے موضوع کا خلاصہ بھی تحریر فرما دیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو چند دنوں کے لئے یہ کتاب ہمیں عاریتہً دے دیں ہم اسے پڑھ کر اور قارئین کے لئے اس کا خلاصہ تیار کر کے کتاب بحفاظت آپ کو واپس کر دیں گے۔ (ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی پوتی عزیزہ ثمر یوسف ایم اے بنت مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری سیکشن آفیسر کا نکاح مورخہ ۶ مارچ ۹۲ء کو ہمراہ کیپٹن وسیم احمد صاحب ولد ظہور احمد صاحب آف پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ مبلغ (۴۰) چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی اسلام آباد نے بعد از نماز جمعہ پڑھا۔ عزیزہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (اللہ ان کے درجات بلند فرماتا رہے) کی پڑپوتی اور عزیز وسیم احمد حضرت میاں ناظم الدین صاحب آف سیالکوٹ (یکے از رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کے پوتے ہیں۔

احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

شادی: مکرم محمد بشیر الدین صاحب اظہر ابن مکرم قریشی محمد اشرف شاکر صاحب اُوچ شریف کا نکاح عزیزہ امۃ الصبور صاحبہ دختر مکرم عبدالرزاق خان صاحب شکرانی سکنہ اُوچ شریف کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حکیم محمد افضل صاحب فاروقی نے مورخہ ۱۳ فروری ۹۲ء کو پڑھا۔ بعد ازاں رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور مکرم حکیم محمد افضل صاحب نے دعا کرائی۔ مورخہ ۱۴ فروری ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

اعلان ولادت: مکرم عبدالصبور صاحب ناصر ابن مکرم عبدالستار صاحب ناصر دار النصر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ مارچ ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عزیزہ کا نام "فہمیدہ ناصر" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب بچی کی درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا: مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب چوہان زعیم انصار اللہ چک نمبر ۵ ڈی ۵ ضلع میانوالی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب ملک ریٹائرڈ ریلوے انجنیئر لاہور کی بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ناظم دفتر جماعتِ احمدیہ لاہور کی والدہ مکرمہ جان بی بی صاحبہ ایک مختصر علالت کے بعد ۱۲ مارچ ۹۲ء بروز جمعرات چارکوٹ ضلع راجوری مقبوضہ کشمیر میں بعمر تقریباً ۹۰ سال وفات پا گئیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) میرے حصے کی زرعی زمین ترکہ از والد صاحب جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی میرے حصہ کی زمین اندازاً چار ایکڑ موضع چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں ہے۔ (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے جو بصورت زیور وصول شدہ ہیں۔ (۳) طلائی زیورات وزنی دس تولے مالیت بیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ المتین زوجہ چوہدری حمید اللہ باجوہ چک ۵۵ ج ب محمود پور ضلع اوکاڑہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصر اللہ باجوہ صدر جماعت ۵۵ ج ب ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۲۔ حمید اللہ باجوہ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۸۴۱۹ میں عائشہ مبارکہ حمید بنت چوہدری عبدالحمید صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسد جان روڈ لاہور چھاؤنی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۷۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ۱۴.۲ گرام مالیتی ۴۳۵۵.۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عائشہ مبارکہ حمید بنت چوہدری عبدالحمید B ۹/۴ - ۷ - ۱۴۸۵ اسد جان روڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالحمید وصیت نمبر ۲۱۰۱۰ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ کرنل صفی اللہ خان وصیت نمبر ۲۵۹۶۳

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ایک کشادہ "بیت محمود" اور نیروبی میں گیسٹ ہاؤس اپنے خرچ پر بنوایا۔ سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا اور لندن کے احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ حضور نے نماز جنازہ سے قبل اعلان فرماتے ہوئے محترم محمد اکرم خان صاحب غوری کے لئے "حضرت" کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور حضور نے تحریراً فرمایا کہ ان کا انجام یقیناً ایسی حالت میں ہوا ہے کہ اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔

احباب سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست ہے۔

(محمد ناظم خان غوری)

یومِ تحریکِ جدید ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک

امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱۔ اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالباتِ جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں

۳۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسبِ ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲۔ مطالبہ وقفِ اولاد/ وقفِ زندگی:۔ ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

ب۔ نوجوان اور ریٹائرڈ احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج۔ رخصتِ موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ وزیراعظم سے ان کے اختلافات کی باتیں محض افواہیں ہیں ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں انہوں نے کہا کہ جہاں تک مسائل کا تعلق ہے وہ فطری بات ہے۔ کالا باغ ڈیم بننے سے پہلے اس پر متفق ہونا بہتر ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن نے کہا ہے ہمارے کارکن ایوب یحییٰ اور ضیاء جیسے آمروں سے ٹکرا چکے ہیں۔ اب موجودہ آمروں سے ہماری جنگ عوام کے حقوق حاصل کرنے تک جاری رہے گی۔

○ این۔ پی۔ پی کے رہنما مصطفےٰ کھر نے پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے جب کہ جتوئی پی پی پی میں شامل نہیں ہوں گے۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے چیئرمین ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ بیروت بننے والا ہے مگر وزیراعظم صورت حال سے مطمئن ہیں۔

○ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ جھنگ کے آئندہ ضمنی انتخابات میں بھی سپاہ صحابہ جیتے گی۔ وزیر اعلیٰ اختلافات ختم کر کے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اعظم طارق کو کچھ ہوا تو مخالفوں کا کوئی لیڈر زندہ نہیں بچے گا۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت زراعت پر ٹیکس نہیں لگا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ نئے وفاقی بجٹ میں سرمایہ کاروں کو متعدد ترغیبات دی جائیں گی۔ اور خسارے کی سرمایہ کاری کم رکھی جائے گی۔

○ ملک کے ایک حساس ادارے نے صوبہ سرحد قبائلی علاقوں اور بلوچستان میں مختلف مقامات پر افغان مجاہدین کا اسلحہ سرکاری تحویل میں لینا شروع کر دیا ہے۔ مزاحمت کرنے پر بعض مجاہدین کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ نیز مجاہدین کے حامی تمام عربوں کو بھی پاکستان سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ برطانیہ کے عام انتخابات میں کانٹے دار مقابلہ کے بعد جان میجر کی حکمران کنزرویٹو پارٹی مسلسل چوتھی بار جیت گئی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی نے ہاؤس آف کامنز (دارالعوام) کی ۶۵۱ نشستوں میں سے ۳۳۶ اور لیبر پارٹی نے ۲۷۱ نشستیں حاصل کیں۔ جبکہ لیبر ڈیموکریٹس کے حصے میں ۲۱ نشستیں آئیں۔ یہ اس صدی کا پہلا موقع ہے کہ کنزرویٹو پارٹی نے لگاتار چار انتخابات جیتے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے اعلان کیا ہے کہ افغان مسئلے کے تمام فریق فوری طور پر کابل میں نئی حکمران کونسل قائم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام فریق عبوری حکمران کونسل پر متفق ہو گئے ہیں۔ جو عبوری حکومت کو اقتدار منتقل کرے گی۔ جس کے بعد الیکشن ہوں گے۔

○ چین کی وزارت خارجہ نے واشنگٹن کو خبردار کیا ہے کہ وہ ہانگ کانگ کے بارے میں اپنی پالیسیاں مرتب کرنے میں محتاط رہے۔ اور ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے۔

○ امریکی کانگریس کے بیشتر ارکان نے سعودی عرب کو اسلحہ بھیجنے کی مخالفت کر دی۔ امریکی حکومت کے نام ۲۲۷ ارکان کانگریس کے ایک مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی طرف سے ہتھیاروں کی فراہمی سے روس کو اس بات سے باز رکھنا مشکل ہو گا کہ وہ ایران کو جنگی طیارے اور ٹینک فروخت نہ کرے۔

○ پانامہ کے صدر جنرل نوریگا پر ۱۰ میں سے ۸ مقدمات ثابت ہو گئے ہیں۔ اور انہیں گذشتہ روز ۱۲۰ سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ جرمانے کی رقم ادا نہ کر سکے تو مجموعی طور پر ۱۶۰ سال قید کاٹیں گے۔ ان پر منشیات کا کاروبار کرنے کے علاوہ قتل اور اغوا کے کئی الزامات عائد تھے۔

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں کی علیحدگی پسند تحریک میں آٹھ سکھ انتہا پسند ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ سکھ باغیوں نے ایک مقام پر ریل کی پٹڑی بھی دھماکہ سے اڑا دی۔

مقدمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق

حبِّ اطہرا

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیران

ترنیہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زدجام عشق

تیس گولی —— ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

معیاری ڈش انٹینا

۴، ۶، ۸، ۱۲ کی ڈشوں کی مکمل ورائٹی

ٹی وی پوائنٹ فیصل آباد

کوتوالی روڈ ۔ فون ۔ ۳۰۸۰۶ ۔ ۶۱۰۱۷۸

ڈم ڈم ٹی وی ہاؤس

نزد ہائی وے پل سرگودھا

زبان سیکھنے کے شائقین کیلئے

خوشخبری

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی مندرجہ ذیل زبانوں کی کلاسیں شروع کر رہی ہے۔

سرٹیفکیٹ کورس

سپینش — رشین — انگریزی — ترکش — جرمن — فرنچ — عربی

۱۔ کلاس میں داخلہ کی عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں تاہم انگریزی کی بنیادی واقفیت کا ہونا ضروری ہے۔

۲۔ داخلہ فارم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلباء / معتمد سے دستیاب ہیں۔ دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کے اوقات کار شام ۶ تا ۸ ہیں۔ کلاسیں روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء ہوا کریں گی۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۹۲-۴-۱۸ ہے۔

(ناظم امور طلباء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقۂ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلو پیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں —— مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیورہومیڈیسین (ڈاکٹر راہبر ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱